

شکارِ دل کی شہینہ

ابن سیر



حصہ ۱۲۸ پارچہ ۱۹

جنوری صبح کی دھوپ بڑی خوش گوار تھی۔
آج اتوار تھا، مگر آری کو اس پر بڑی
محبت تھی کہ عید کو اس باہر جانے کی دس دن پہلے اولیٰ کتاب
میں لکھا تھا۔ اس نے سوچا کہ شاید آج کل عید آدھی ہفتے کی
کوشش کر رہا ہے لیکن جب وہ اس کے قریب آیا تو گردن چل
پہ کتاب کا نام دیکھ کر اس کا منہ جھج گیا۔
کتاب کا نام تھا: اللہ وقت۔
عید نے سارا صبح گریہ کی طرف دیکھا اور پھر پڑھنے
پہلے قبول ہو گیا۔
اس سے پہلے تو یہ ہوتا کہ قہلان کی گھاس براہ کر دیتے۔
فریدی ہنسی میں بولا۔
عید نے کتاب بند کر کے ایک ٹول میں اس کی اور
خلاء میں ٹھونس لگا کر فریدی ہی ایک لان چیمبر گیسٹ کمر
اس کے قریب ہی بیٹھ چکا تھا۔
اور اب اسی کتاب پر پڑھ کر اس اللہ صبح سے میں مزید
تاریکی کا اضافہ کر رہے ہو، فریدی بولا۔
یہ کتاب آپ کی سچو میں نہیں آئے گی، لہذا اس
پر لے کر دیکھیے۔
لیکن میں نہیں اس کتاب سمیت کسی گھر میں صحت و
کونک مکتا ہوں۔
تجربہ... عید نے فریدی انداز میں مسکرایا۔
تجربہ ایسا بھر گھر جذبہ ہے... جذبہ نہیں بلکہ تجربات کہو۔
میں کے بچنے بچانے کے لیے کسی فلسفے کی ضرورت ہے اور
تاکتوں کی میرا خیال ہے کہ میری یا تمہاری ماں نے اسی
کوئی کتاب نہ پڑھی ہوگی، اس کے باوجود وہی ہم کتنی چوڑی
لگائیاں رکھتے ہیں کتنے مضبوط بازو رکھتے ہیں۔
اس کتاب میں ہر ورکش اپفال کے لایفے نہیں ہیں۔
یہ لایفے کس لیے ہیں کہا۔
تجربے جیتنے کے لیے کہ اس میں کسی کی زندگی یا کسی کی بہن پر
دور سے ڈالنے کے طریقے درج ہوں گے۔ لیکن یہ تجربات کا
براگھٹیا تصور ہے۔ اسی لیے میں نے کہا تھا کہ تمہیں اس
کتاب سمیت کسی گھر میں بھی بیٹھنا مکتا ہوں۔
ایسی باتیں سننے سے تو یہی بہتر ہے کہ میں کسی گھر میں ہی
دوب کر رہا ہوں۔
تم گھر سے باہر کب ہوگا۔

عید نے کہہ کر پھر پھر کتاب قبول کی اور مندرجہ ذیل
دانتوں میں لگا کر دلتے آئے دوسری طرف منوجہ ہو گیا۔
اس وقت وہ محض بیچارہ جھٹکے کے ٹوٹا ہوا تھا۔
ان دنوں اس کے پاس کوئی گیس نہیں تھا لیکن عید کا
خیال تھا کہ میں سے بیٹھا تو میرے سے مقدار میں ہی نہیں
ہے، ہر دن غریب سے کچھ نہ کچھ قیمتی طور پر گھر میں آئے گا اور
تو وہ اتنے خوش کے ساتھ فلسفہ محبت بڑھ سکے گا اور نہ فریدی
اس طرح لان پر بیٹھ کر آسودہ حالوں کے سے انداز میں مگرا
کے ہنسنے کی کوشش لے سکے گا۔
اتوار کو عید اس کا دم نکلتا رہتا تھا کہ کہیں کوئی ایسی
بلانا زل برہو جس سے ہفتے کا یہ سہرا بون جھل کی اندھیری
ڈھت بن جائے۔ آج ہی اتوار ہی تھا۔
دفعتاً اس نے کتاب بند کر کے فریدی سے کہا: میری
ہائیں آٹھ بج رہی ہے۔
فریدی کچھ نہ بولا۔ وہ گلاب کی کیا بولیں دیکھ رہا تھا۔
اتوار کو جب بھی میری ہائیں آٹھ بج رہتی ہے...
مجھے ایک عورت کا انتظار ہے۔ فریدی اس کا ہنسا
پورا ہونے سے قبل ہی بولا: اور میرا خیال ہے کہ اس کی آمد
تمہارے لیے قیمتی طور پر غورست لائے گی۔ ہائیں آٹھ بج
پھر کئے دو۔
یعنی... کمر...
ہر وقت کرو، فریدی مسکرایا۔ اتوار سے وہ کوئی ہفتہ
عورت معلوم ہوئی تھی۔
اور ہو... کو کیا تو ان پر...
ہاں اس نے اسی فن پر تجھ سے استفادہ کیا تھی کہ میں
اس کا انتظار کروں اور کسی بہت بڑی پریشانی میں پڑتی
ہے اور اس کا خیال ہے کہ میں ہی اس کے کسی کام آسکوں گا۔
مرگئے، عید ہنسی ہنسی سے آواز میں بولا، پھر گلاب صاف
کر کے پوچھا: کس پریشانی میں پڑتی ہے؟ یعنی کیا اس
پریشانی کا اثر ہماری فارشا الیال پر بھی پڑ سکتا ہے؟
فریدی جواب دینے کی بجائے اٹھا ہوا اسکا منہ لگانے
لگا۔ عید کا دل نہ مختلف ڈگریوں کے زاویے بنا رہا تھا۔
دھٹا اس نے کتاب اپنے سر پر مارتے ہوئے کہا: ہفتے
میں اس شخص سے دن کے اٹلنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ پھر
دن کا بہت نہیں بلکہ ششہ ہی سننے دیا جاتا ہے۔

حصہ ۱۲۹ پارچہ ۲۰

میں تم سے متعلق ہوں۔ انوار عالمی حصول سادہ ہے مگر غیبت ہے کہ اس دن مجھ کی بھی نہیں ہوگی اور حضور سے لوگ تو اسٹارٹ قلب کے شکار ہو جائیں گے۔

میرے کہنے ہی والا تھا کہ ایک ٹیکسی گاہک میں داخل ہوئی، جس کی پہلی نشست پر دو عورتیں تھیں اور آگے نہ اٹھ کے قریب ایک ایسا آدمی نظر آیا جس کا داخلہ انکم فریدی کی کیا فطرت میں حیرت انگیز ہی تھا جاسکتا تھا ان دونوں ہی نے اسے پہچان لیا۔ پھر کراہو رہا تھا اس دلاور تھا۔

ٹیکسی لڑکی اور دونوں عورتیں بچے آگے آئیں۔ ان میں سے ایک عمر بھر کی اور دوسری جوان عمر اٹھارہ سے زیادہ ندری ہوگی وہ معمولی ہی ناگ لٹھے والی تھی، لیکن آنکھیں کالی وکشت اور خاصہ خوبصورت تھیں۔ رنگ گندمی تھا۔

موجودہ کم انکم پینا جس کی ضرورت ہی ہوگی وہ دفعی ان کی طرف بڑھیں۔ عید والا کو دھک دے گا تو کیا کسی سے نہیں آتا تھا۔

تشریف رکھے و فریدی نے قریب ہی ہوئی کان چیر کر کی طرف اشارہ کیا۔

میں کئی صاحب سے ملنا چاہتی تھی یہ حضرت بولا۔

جی ہاں... خانا... ابھی آپ ہی نے فک پر... جی ہاں... جی ہاں... حضرت سرکار کو ملے ہیں تکلیف دہی کی معافی چاہتی ہوں جناب؟

کوئی بات نہیں... تشریف دیجئے۔

حضرت نے لڑکی کو جھجھکا اشارہ کیا اور خود بھی بچاؤ کی فرمائش و فریدی نے کچھ دیر بعد کہا۔ عید محسوس کر رہے تھے کہ حضرت چکیا ایسی ہے۔

میں تنہا ہی میں کچھ عزم کرنا چاہتی ہوں، عورت نکلا۔

اے... یہ میرے اسٹنٹ میں یہ فریدی نے عید کی طرف دیکھ کر کہا: اگر بات صرف میری ہی ذات تک محدود رہے والی ہو تو غیر ملکی بات نہیں اور نہ کہ سب کچھ کہہ سکتی ہیں۔

پھر بھی... میں بھی جھنجھکی ہوں کہ تنہا... عید محسوس کیا کہ وہ ملکی موجودگی میں محسوس نہیں کرنا چاہتی۔ شاید فریدی نے بھی اس کا اندازہ کر لیا تھا اس لیے وہ اٹھنا ہوا بولا۔

عید اور وہ لڑکی وہیں رو گئے۔ عید تو وہی دیر تک تو خاموش بیٹھا رہا، پھر کھانک کر لولا۔ اگر آپ کو میرے قبا کو

پتہ پرا عرض نہ ہو تو... اے... جی نہیں... لڑکی چونک کر عید کی طرف دیکھی۔

شکر ہے عید نے پانی سے تمہا کو نکال کر باہر نکال دیا۔

بچے نے کہا: میرے قلب نے تمہا کو کاؤ صوف پہنچا دیا۔

میں نے پتہ ہی خواہم کو بھی تھپتھپتے دیکھا ہے۔

لڑکی صوف میں گر کر رہی، لیکن عید نے شروع میں اس سے کی کیا تھا کہ وہ کچھ فکر نہ کرے۔

فریدی نے ایک بیلہ پالیا تھا ہے... لڑکی کاٹا... عید نے کہا: اس میں خود ہی اہمیت رکھتا ہے ہر طرح کی بیال لڑکیوں میں تسلیم شانہ لگی اور گھر گھر سنی کا بدو دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح لڑکی کا قبا پہنے کی لڑکی کے متعلق یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ کچھ نہیں ہے اب تک کتنے تھپتھپتے دل لگی ہے۔

سے زیادہ تھپتھپتے دل لگی عید کا مثال بھی جاتا ہے اور تھپتھپتے بہت زیادہ مال و مال آدمی اس سے شادی کے لیے کی خواہش رکھتے ہیں۔

آپ میرا مذاق اڑاتے ہیں جناب! دفعتاً لڑکی نے فیسے لیے ہیں کہا۔

آپ غلط سمجھتی ہیں۔ کیا میں لائبریری سے وہ کتب نکال لائیں جس میں اس کیلئے کے متعلق بہترین معلومات ہیں۔

لڑکی کو اس انداز سے بولنے دو سہی حق دیکھنے لگی۔

عید نے سوچا کہ یہ لڑکی بدو دماغ معلوم ہوتی ہے بدو دماغ ہی نہیں بلکہ بدو ذوق بھی اس نے شک کیسے میں کہا: ہاں ہاں آپ اس بات پر ایسا سمجھتی ہیں؟ جی ہاں، آپ کا مذاق اڑانے لگا۔ جب کہ ہم میں جملہ پہچان ہی نہیں ہے۔

لڑکی کوئی جواب دینے کی بجائے آگے بڑھی۔

عید کو اس پر اور زیادہ فخر آیا، مگر اب اس نے اپنی کر لیا تھا کہ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔

تھوڑی دیر بعد... اس نے کار اسٹینٹ پر لڑکی کا لٹا دیا۔

لڑکی نے اس سے... اے... کہا: میرے دل کو دھک دینے لگا۔

عید سے مکمل رہی تھی... پھر اس نے لڑکی کی آواز سن لی جو بھاؤ... بھاؤ... بھاؤ... اس کے بعد ہی شاہد اس کا ہاتھ دیا گیا تھا۔

عید اچھل کر گریز کی طرف بھاگا۔ موٹر سائیکل پر اٹھ کر پڑی اور وہ اسی کو لے کر دوڑا۔ بھاگ سے مکمل کر رہا تھا۔

عید نے لڑکی کو لے کر دوڑا۔ بھاگ سے مکمل کر رہا تھا۔

ٹیکسی کی رفتار بہت تیز تھی وہ گر فٹنگ روڈ پر مڑ گئی۔

اس کے دوسرے گھوڑے متعلق ہی عید کا خیال میں نکلا... وہ لڑکی کی طرف جانے والی ویران سڑک پر مڑی تھی۔

عید سوچ رہا تھا کہ آخر کیا چکر ہے؟ دلاور کو اس بھی لڑکی کے کہہ کر وہ پہلے ہی کھٹکاتا تھا، مگر پھر سوچا تھا کہ جو سکا ہے اس کا وہ نہیں سے کوئی تعلق ہو، لیکن پھر لڑکی کی بیخون کا لڑکی سبب تھا، وہ اس طرح اسے اجنبی کیوں کر رہی تھی؟ یہی ہر ہے کہ دلاور اسی گھر میں اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر آیا تھا۔ عید کے انقباض کرنا کہ لڑکی نے جانا تھا اس کے ساتھ ہی کسی بھار لڑکیوں کے جانے سے لڑکی ایک آدھ رنگ نظر آ جاتا۔

ایک ایک عید کے کار کا پچھلا شیشہ توڑتے دیکھا اس نے پتہ پتہ پتہ سے اپنی موٹر سائیکل سڑک سے کنارے پر کر لی۔

لڑکی کو دیکھا کہ وہ لڑکی لڑکی لڑکی اس کی کھوپڑی کی بولڈ لڑکی ہوئی دوسری طرف مکمل گئی ہوئی اس نے موٹر سائیکل کی رفتار کم کر دی۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ ٹیکسی کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی ہے۔

خسے کے سارے اس کا بڑا حال ہو گیا۔ دلاور سے کڑھن کی بھی اتنی ہمت ہو گئی کہ اس پر فائبر کے بکل چاہیں۔

عید نے موٹر سائیکل کی رفتار پھر تیز کر دی۔ وہ خود تنہا تھا نہ کوئی شش کرنا کہ لڑکی کا کار کا ایک آدھ نہ ہی چالنے۔

موٹر سائیکل فرار سے بھرتی رہی۔ تھوڑی سی بدو و عید کو اس کے قریب ہی پہنچا سکتی تھی، لیکن عید خود ہی بدو و فائبر اس سے پہلو نہیں کر رہا تھا۔

ٹیکسی سے پھر کوئی فائبر نہیں ہوا۔ عید کی پھر تیز بند کی طرح موٹر سائیکل کی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ سائل ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے ضرورت پڑے پر وہ اچھل کر کسی درخت پر ہانپ رہے گا۔

ایک ایک ٹیکسی سے پھر فائبر ہوا، لیکن کوئی فائبر نہیں کہہ کر مکمل گئی شاید فائبر کرنے والا بھی تھوڑی سی تھا۔

پہلے پہلے اس نے پچھتاہٹ کی تھی لیکن عید پر بھی شاید تمہا ہی سوار ہو گیا تھا۔ اب وہ بہت زیادہ محتاط بھی معلوم ہوتا تھا۔

اس سڑک کا اختتام کہاں ہوگا؟ پچھتاہٹ سے بھاگنا تھا۔

پاس کا سلسلہ فیم ہو گیا تھا اور اس کے بعد سمندر خا لو گیا اس کا کہی مڑی سنا تھا۔ یہی تھی؟... پھر کوئی نہ راستہ

کاٹ کر اس سے پہلے وہاں پہنچنے کی کوشش کی جائے وہ فوراً ہی روٹھا کہ دفعی کار کی رفتار کم ہو گئی۔ ساتھ ہی لڑکی کی بھی پھر سڑکی سے تھپتھپتے لگیں... کاٹک لگی تھی۔ عید نے موٹر سائیکل بائیں جانب میڈلن میں موٹی اور سکا کے کٹے پہنچے کے لیے ایک دھا پکڑ لیا اس بار دلاور نے کار سے نیچے اتر کر اس پر فائبر کیا تھا۔ عید بال بال بھا... لیکن وہ بھی طرح چار تھا کہ اسی بلو لڑکی کو لیا اور ہول گئی کیونکہ پھر فائبر تو اس نے پہلے ہی کٹے تھے اس کے بعد فائبر وہ دوبارہ لٹو کر گیا تھا۔

عید کو پتہ چلا تھا کہ کسی طرح یہ لڑکی خلی کر دینے کے بعد ایک بار اس پر جا ہی پڑے گا، مگر یہ لڑکی اور خلی کر لانا بھی خطرے سے خلی نہیں تھا۔ پس ایک چوڑا ہی تھا نہ لگی اور لوت کا کیل... مگر اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔

دھنگ کی سیدھی موٹر سائیکل لیتا چلا گیا اور ریلوے لڑکی سڑج سے مکمل جانے کے بعد پھر پٹا۔ دلاور نے فائبر کیا... اور موٹر سائیکل نے ایک ٹی ٹی ٹی... ٹی ٹی ٹی... ٹی ٹی ٹی... ٹی ٹی ٹی... اس بار پھر وہ ریلوے کی سڑج سے مکمل جانے کے بعد پٹ پٹ پٹ پٹ... موٹر سائیکل نے پھر ایک طویل ٹی ٹی ٹی... اس بار بھی فائبر خالی گیا تھا۔

عید کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی کیونکہ دلاور نے لڑکی کو لٹا پٹ میں جسد ہی ریلوے خالی کر دیا تھا۔ پھر جیسی اس نے دوبارہ ریلوے کو ڈرنا چاہا۔ عید نے موٹر سائیکل اس پر چڑھا دی۔ وہ اچھل کر ایک طرف بھا، لیکن ٹیکسی کے منہ کوڑ سے ٹھوکر کھائی اور دوسری طرف ڈھیر ہو گیا۔

پھر عید کی اونٹن کہ اس نے موٹر سائیکل کس طرح لٹکی تھی... اور کس طرح اس پر جا پڑا تھا اس پر دوا لگی مٹی طاری ہو گئی تھی ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اب دلاور کو اپنے پر ہون پر نہیں کھڑا ہونے دے گا۔

اس کا دوا ہوا تھا کسی خینی سھوڑے کی طرح کیساں رفتار سے دلاور کے چہرے پر پڑ رہا تھا۔

اسے یہ بھی محسوس ہوا کہ ٹیکسی ڈرا ہونے لڑکی کو ٹیکسی سے نیچے دھکیل دیا تھا اور وہ زمین پر گر کر جی تھی۔

ٹیکسی فرار سے بھرتی ہوئی آگے مکمل گئی لیکن عید کی پوزیشن ذرا برابر ہی نہ بدلی۔ وہ دلاور کو گریڈ گریڈ مارتا رہا۔ لڑکی زمین پر ٹھسکی ہوئی ان کے قریب آئی تھی اور کسی نے سے نیچے کی طرح سبکیاں لے رہی تھی۔

دلاور بیچ رہا تھا اور بیٹا رہا تھا جب اس کے آگے
کے دو دانت ٹوٹ گئے تو فون کے ساتھ ہی اس کے منہ
سے لایوں کا فوارہ بھی چھوٹا، پھر آہستہ آہستہ اس کی آواز
نہت ہوئی مٹی کچھ دیر بعد گہرا سے چوڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔
کیونکہ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ لڑکی اب بھی اسی طرح نہیں
برداشتی تھی۔ سسکیاں لے رہی تھی۔
"اب تم کیوں مری ہو؟ سیدھی کھڑی ہو جاؤ۔" عید
نے حکمانہ لہجے میں کہا۔
"مم... ماف... کیسے؟" لڑکی نے سسکیاں
لیتے ہوئے پوچھا تھا، لیکن اس سے زیادہ نہ کہہ سکی۔
"بیٹو جاؤ۔" عید نے کہا اس بار اس کا بھروسہ تھا۔
لڑکی گرا کر بیٹھ گئی عید اسے غیر آمیز نظروں سے دیکھ
رہا تھا۔
"تم کار سے اتریں۔ آئی تمہیں؟ اس نے پوچھا۔
"ہیں... خود نہیں آئی تھی... اس نے دھکیل دیا تھا۔
"اس آدمی سے تمہارا کیا تعلق ہے؟" عید نے بے ہوش
دلاور کی طرف اشارہ کیا۔
"ہمارا باڈی گارڈ۔"
"کیا مطلب؟"
"آپ باڈی گارڈ نہیں سمجھتے؟"
"جی ہاں، لیکن بالکل جاہل ہوں۔ عید نے ہنسنے لگا۔
"پہلے میں کہا۔
"دو... دیکھیے... آپ بڑا مان گئے۔ اس میں باڈی گارڈ
کا کیا مطلب بتاؤں؟... دیکھو آپ کا بہت بہت شکریہ
کہ آپ نے مجھے بچا لیا۔ ہم سوچ رہی ہیں کہ یہ کبھی
وہو کے بازو اور حصار رکھے گا۔ کیونکہ آپ کے پاس آگے کا مشورہ
اسی لے دیا تھا۔
"کیوں؟ ہم سے کیا کام تھا؟"
"یہ تو... یہ تو... وہ آگاہی کا گوشہ اٹھی میں پوچھتی ہوں
بھگوانی۔ مم... مٹی ہی بتا سکیں گی؟"
"یہ لڑکی کچھ بھی نہیں جانتی؟ عید نے سوال کیا۔
"دیکھیے... خدائے بڑے میرا مذاق نہ اڑائے۔ اس وقت
بھی آپ نے میرا مسئلہ اٹھایا۔ نہ آپ مسئلہ اڑائے اور نہ
اس کی نوبت آئی؟"
"میں نے کیا مسئلہ اٹھایا تھا؟ اگر آپ کو حق پرست نہیں

ہے تو آپ کا بھی معاملہ ہے۔ اسے آپ مسئلہ اٹھانا نہیں
سکتی ہیں؟"
"میں کچھ نہیں جانتی۔ لڑکی نے سر ہٹا کر لایوں کا فوارہ
"یا آپ کو کیوں سے بھاگا تھا؟"
"میں کچھ نہیں جانتی... مٹی بتا سکیں گی؟"
"کیا مٹی ہی کے مشورے سے بھاگا تھا؟"
"اب میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ وہاں سے آؤں گی؟"
"اور... اسے ایسا پر گزرتے کیسے؟ اس وقت اس
جیب میں دو مال بھی نہیں ہے۔ آپ کو کیا ہیں؟ وہاں سے
"میں آپ کی کسی بات کا جواب نہیں دینا چاہتی۔"
"ابھی بات ہے؟ عید ایک طویل سانس سے کہہ رہا تھا۔
"تو چلاؤ۔ وہ سوچ رہا تھا کہ لڑکی کے قریب پہنچا ہی تھا۔ لڑکی
کراس کے ساتھ آگئی۔
"کیا کر رہے ہیں آپ؟ وہ لاپرواہی ہوئی۔
"آپ کیا چاہتی ہیں؟"
"میں یہاں سے فہرست میں لڑکی کی ہوں گی؟"
"میں آپ کی کسی بات کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔
"خدائے بڑے مجھ پر رحم کیجیے۔ لڑکی گڑبگڑائی۔
"اچھا بیٹو جانتے؟ عید نے دلاور کی طرف اشارہ کیا۔
"میں اس گم سے کو اپنے کا دل بھول رہا ہوں۔ اس نے ہاتھ اٹھا
"کیوں...؟"
"اسے کیا اب اسے یہیں بٹا رہے ہوں؟"
"لڑکی خاموش ہو گئی۔ عید نے پوچھا: "بتاؤ، کیا وہاں
"لڑکی سی عید سے کرا آئی تھیں؟"
"مٹی نے کرن صاحب کو سب کچھ بتا دیا ہوگا؟"
"اور جب باہر تشریف لائی ہوں گی..."
"بہت پریشان ہوں گی... یہ حد؟"
"تھیں کس گم سے مشورہ دیا تھا؟ اس نے پوچھا۔
"باڈی گارڈ بناؤ؟"
"بتا نہیں؟ یہ بھی مٹی ہی جانتی ہوں گی؟"
"ایسی جانتے والی مٹی آج تک میری نظروں سے نہیں گزری
میری مٹی میرا خیال ہے کہ تمہارا نام بھی مٹی ہی جانتی ہوگی؟"
"میرا نام بیلا ہے۔ لڑکی مسکرائی۔
"مجھے شبہ ہے۔ تمہاری مٹی سے تمہاری کیا بات ہوگی؟"
"نہیں کر سکتا۔"

لڑکی کچھ نہ بولی۔ عید نے ہوش دلاور کی فہرست
دیکھنے لگا۔ معلوم ہو رہا تھا کہ عید نے کچھ ہی چاہا ہے۔
"اس کے پاس دلاور کہاں سے آیا تھا؟"
"بتا نہیں؟"
"معاف کرنا میں بھول گیا تھا کہ اس کا علم بھی مٹی ہی کو
ہوگا۔"
"آپ اتنا مانتے کیوں نہیں؟"
"کیا...؟"
"براہ میرا مذاق اڑائے جا رہے ہیں۔ یہ ابھی بات نہیں
ہے۔ اگر ہم پھر اوقات نہ بڑھاؤ تو ہم کیوں آتے؟ آپ کے پاس
عید نے ایک شخص کی سانس لی اور دلدرد ناک لپٹے میں
دلاور میں بہت عرصے سے سوچ رہا تھا کہ عید پولیس میں ایک
ڈھالو براہ مہجہ کی قائم کی جلتے جس سے تعلق رکھنے والے ہر
وقت مصائب پر پہنچے ہو گئے۔ کیا ابھی ابھی دفاع میں مانگا
کریں...؟"
"لڑکی کچھ نہ بولی۔ عید نے پھر ہنسنے لگے۔
"اللہ نے کراہنے کے وقت اور دونوں ہاتھوں سے اپنا
لگا دیا لیا۔ غالباً وہ ہوش میں آ رہا۔
"پھر تھوڑی دیر بعد وہ آگے بڑھا۔ عید کی طرف کھڑک
اس نے نظریں پھینکی کریں۔ اس کے چہرے پر سخت کے آثار
تھے۔ عید صبح آواز نہ کر سکا کہ وہ آثار بتا دیتی تھے یا سنہنٹا
وہ فہرست نہ تھا۔ ویسے اس قسم کے ڈیٹ پر مسائل سے ان
کے اپنے کسی فعل پر نہ دانت کی نوعیت رکھتا تھا۔ ہی مٹی۔
"کیوں اب کیا خیال ہے؟ عید نے فہرست پر لپٹے میں پوچھا۔
"اس پر کچھ کہنے کی بجائے وہ پھر زمین پر لیٹ گیا۔
"فصل ہے فہرست نہ آگیا۔ عید بولا: "میں تھیں وہ اٹھا ہوا
شہر سے سب اٹھ گئے۔ اس کے بعد وہ کچھ ہو گا وہ بھی دیکھ رہی
ہوئے۔"

نہیں رکھا تھا... مگر آپ اس طرح اس پر چڑھے آگے تھے،
جیسے اس کے ہاتھ میں فہرست ہو رہی ہو۔
عید کوئی جواب دینے کی بجائے گردن اڑا کر دوسری
طرف دیکھنے لگا۔
"اب تک انھوں نے مٹی کا ریلوں کا شور مٹا دیا اور پھر انھیں
پولیس کی مین لاریاں دکھائی دیں جن پر مسلح کانسٹیبل موجود
تھے۔ لاریاں ان کے قریب ہی نہیں اور ایک لاری سے
فریدی اٹھا۔
"ہوں تو یہ؟ وہ دلاور کو فوراً دیکھتا ہوا بڑبڑایا، پھر
عید سے پوچھا: "کیسی کہیں مٹی؟"
"وہ نکل گیا۔"
"پھر فریدی کی نظر خالی کارٹوں پر پڑی جو قریب ہی
پڑے ہوئے ڈھوپ میں بچک رہے تھے۔
"فہرست کبھی مٹی ہی اس نے؟ اس نے پوچھا۔
"جی ہاں، مٹی شان سے؟"
"انہی دیر میں کانسٹیبلوں نے میرے آکر دلاور کے گرد
مقرر کیا تھا۔
"غیر... پھر سنو گے؟ فریدی نے کہا اور پھر ایک لاری
کی طرف اشارہ کر کے لڑکی سے بولا: "چلو بیٹو۔"
"یہ تو کبھی مٹی تھیں کہ میرے ساتھ ایک پوچھ لیں گی؟"
"لڑکی نے اس پر غالباً احتجاج ہی کے طور پر ہنسنے لگے۔
"پھر فریدی مٹی سے بولا: "جلدی کرو لڑکی اور وقت
نہیں ہے۔"
"کیا کہا میں جناب؟"
"کو تو لیں؟"
"میرے لیے کیا حکم ہے جناب؟ عید نے خالص فہرست
پوچھی پوچھا۔
"تم تمام کو کو تو لیں لاؤ۔"
"کیوں...؟"
"ضرورت ہے۔ اس کے خلاف ایک رپورٹ ہے،
لیکن مجھے اس رپورٹ کی صداقت میں شک ہے۔"
"کچھ بتائیے ہو تو؟"
"میں نہیں بس جاؤ... پھر بتاؤں گا۔"
"لاریوں کی روانگی کے بعد عید نے موٹر سائیکل پر چلائی۔
"پھر وہ بعد وہ شہر میں داخل ہو کر عید سے ملنے لگا۔ کبھی

قاسم کہیں اور پھر اس معاملے سے اس کا تعلق ہو دیتا ایک خیال نے اسے چومکا دیا۔
 کیا اس اٹھائیں قاسم کا ہاتھ تھا؟
 اس نے موٹر سائیکل اس پر رکھ کر پورے ہی پر قاسم کی کوئی تھی... مگر قاسم... وہ سوچنے لگا۔ قاسم جیسی معاملات میں اتنا دلچسپی نہیں ہے کہ اس کا قاسم کے اقدامات کر کے وہ تو اس اپنی طرف سے ہر ملنے ملنے کرنا جانتا ہے اور چاہتا بھی ہے... کہ لوگ اسے مظلوم سمجھیں۔ قاسم نے کہا کہ اس کے نام کے غلطیوں کی طرح وہ بھی بہت غریب ہے۔ اس میں اس کا نام کہاں ہے کہ غور قاسم کے لئے یہ وہ برداشت کر سکتا تھا ہر ہے کہ اس کی کوئی غور نہیں ہوتی سے پیش نہیں آئیں۔
 قاسم نے دیر بعد وہ قاسم کی کوئی کے کہا کہ اس کے داخل ہوا اس کی موٹر سائیکل دائرہ کار اس کی دلی تھی۔ اس لیے اس کی برائے نام اس کا قاسم کو شہریت سے چونکا نہ سکی جو اس وقت اپنی کہانی میں کرکٹ کھیل رہا تھا ایک ملازم بولنگ کر رہا تھا اور دوسرے دوڑ دوڑ کر گیندا اٹھا رہے تھے۔
 قاسم نے موٹر سائیکل ہائیں یا نب موڑ دی اور اسے مندی کی بازو کی لوث میں روک کر اٹھکھا وہ دراصل چمپ کر قاسم کے کرکٹ سے مظلوم تھا ہوتا تھا۔
 کوئی کے سارے ملازم کہاؤند میں موجود تھے قاسم نے غالباً قاسم کے سارے کرکٹ میں جھڑپ سے پر ہو کر کیا تھا۔
 اسے... یہ قینچہ پیک رہا ہے یا پتھیل اڑا رہا ہے؟
 قاسم نے ہٹ نہ گئے ہر چ کر کہا۔
 پھر کیسے چھینکوں؟ اس دوسری طرف سے نوکر بھی جیتا۔
 "سارے کان پکڑ کر نکال باہر کروں گا۔ اگر زبان لڑائی... پل بے تو پیک شریف ہے؟"
 قاسم نے ایک کر دوسرے گیند ملی۔
 اس کا اندازہ پھر پھینکنے کا ساتھ گیند قاسم کا کٹا ہوا ہوا تھی دوسری طرف نکل گئی قاسم نے بولنگ اس میں بلا اٹھا کر اسے روکنا چاہتا تھا لیکن بلا ایک زوردار آواز کے ساتھ اس کی پیشانی سے ٹکرایا۔
 "اسے باپ سے ہے؟ اس نے بلا پیک کر دو توں بلا توں سے سر پکڑ لیا... اور پھر اس کے بعد نوکر وہیں بولنگ کر گئی چھوڑ جس کے سیدھے حملے نکل بھاگا۔

خفا ۲۸ مارچ ۹۵ء

اور قاسم شاید یہ سوچ رہا تھا کہ اس کے سر پر ہی بیٹھ جاتے۔
 پھر اس نے بھی بلا اٹھا کر نوکر کے سر پر اٹھا کر قاسم کی ہاتھ پکڑ لیا۔
 "قاسم بھائی! قاسم نے خوشی کا گھر لگایا۔ اسے اس کا بہت بڑی طرف سے تھا... ابھی ابھی یاد کیا تھا اس کی کوئی...؟"
 "نہ بولنگ کر رہا ہے۔ پیاسے؟"
 "مناج خراب ہو رہی ہے۔"
 "اسے جاؤ۔ تجربے کرتے ہو پتا نہیں کیا گئے ہو؟"
 آپ کو؟
 "متم بھی کرو؟ قاسم نے اٹھا کر بولا؟ کرکٹ کا سلسلہ کر رہے تھے دیا تھا؟"
 "تم کیوں آئے ہو یہیں پہلے یہ بتاؤ؟ قاسم آنکھیں نکال کر بولا۔
 "تم نے یاد کیا تھا نا؟"
 "میں نے نہیں یاد کیا تھا۔"
 "قاسم نے سوچا کہ اس کے کلام نہ ہو جائے ابھی اسے کہا۔
 ساتھ کو تو ابھی سے جانا تھا۔
 "تم نے یاد کیا تھا؟ اس نے جس کر کہا: اور ہاں اس وقت پر یاد کیا تھا۔ اگر یاد کرتے تو بڑے گھاسٹروں کی قیوں...؟"
 "اس جلدی سے چلو میرے ساتھ۔"
 "قبل پانچم نے شکر اکر آہستہ سے پوچھا۔
 "اس جلدی سے چلوں یا سی چیز ہے کہ ہر ایک اٹھو گے؟"
 "جی ہاں! قاسم نے اٹھ کر اندر سے پوچھا۔ اور وہ بلا اٹھا۔
 "چلو... دروازہ کھولا اور پھر پچھلے الزام سے روٹا۔
 "خالی نکالوں؟"
 "نہیں میری بائیک پر چلو یہی مناسب ہے؟"
 "نہیں... یہ... وہ جیشید کی سائیکل وہ کہہ رہا تھا۔
 "کہاں ایک ہر نام لکھنا تو معلوم ہوتے ہو؟"
 "کون؟"
 "نہیں... قاسم نے بڑے سداقت سے اٹھا کر کہا۔

"چلو پیکو بٹاؤ لا: قاسم نے اس کے ہاتھ سے ہٹا لے کر ایک طرف لٹے ہوئے کہا۔
 پھر وہ اسے موٹر سائیکل پر بٹھا کر کو تو ابھی کی طرف روانہ ہو گیا۔
 "قاسم بھائی! قاسم نے پوچھا۔
 "زیادہ دور نہیں... اسے ملے گا یاد ذرا ایک منور ہی ام بھی یاد آگیا ہے۔ دوست کے لیے کو تو ابھی میں نہیں گئے۔
 "آج کے بعد..."
 "قوی بات نہیں... قوی بات نہیں؟"
 "موٹر سائیکل فرار سے بھرتی رہی۔ قاسم نے وہ اٹھا کر کسی ڈھولائی کے غریب قاسم کو اٹھا کر اور... بڑے پیر کے لئے تھے، اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ حقیقتاً منزل مقصود... کو تو ابھی سے تھوہ اپنی کہاؤند سے باہر دم نہ نکالنا اور بائیک ڈال بیٹھا کہ اس کی کسی کے باپ کا نوکر نہیں ہوں۔ اپنے جگہ کے آئی رہی کو تو ابھی میری کوئی پر پہنچ دو۔
 "قاسم نے کہا: پچھلے قاسم نے کہا: قاسم نے کہا۔
 "بہت ٹھیک ہے قاسم؟"
 "قاسم... اسے یہیں نہ مار کر دے ہو؟"
 "تم خود ہی دیکھو گے؟"
 "ابھی بات ہے لیکن اگر تم نے دھوکا دیا تو ابھی بات ہوگی۔"
 کو تو ابھی قاسم نے قاسم کو کہا کہ فریدی کہاں ہے۔ وہ نوکر اور ضرورت سمیت ایک گھر سے موجود تھا۔ یہیں ان کے بیانات سے گئے تھے اور اس وقت ان کے علاوہ یہیں اور کوئی نہیں تھا۔
 قاسم اندھیرے گھر میں داخل ہوتے ہی خاموشی چھا گئی تھی۔
 "میں نے بھی محسوس کیا کہ جیسے وہ ان کی آمد ہی پر خاموش ہو گئے ہوں۔"
 "سامانیک کرل صاحب! قاسم نے فریدی کو دیکھ کر سلام کر کے اٹھا اٹھا۔
 "فریدی سلام کا جواب دے کر اس سے کچھ کہنے کے لئے سر جھٹ سے بولا: آج کل تو کم بہت داہیات جا رہے۔ کیا خیال ہے؟ پیک کی دہا، پچھلے قاسم نے اس کا جواب دیا۔

خفا ۲۸ مارچ ۹۵ء

"سنا ہے؟"
 "جی ہاں ہو سکتا ہے۔ محنت سے بے پروائی سے کہا،
 "وہی وہ قاسم کی دیکھ رہی تھی اور قاسم اس طرح اس کی کو دیکھ رہا تھا جیسے کوئی گناہ کر رہا ہو۔ کسی اس کی کو دیکھتا اور کبھی بولتا کہ فریدی کی طرف دیکھنے لگتا۔ اسی انداز میں جیسے معلوم کرنا چاہتا ہو کہ اس فریدی نے اسے وہ گناہ کئے تو نہیں دیکھ لیا۔
 "تم اپنے کو بے قاسم! دفترا فریدی نے اس سے کہا۔
 "بہت دنوں سے ہماری طرف نہیں آئے؟"
 "جی ہاں... اچھا کہاں رہا؟ قاسم دردناک آواز میں بولا: "سیر پاسے پکڑ لیا تھا۔ بڑی کجوری ہے... سر پکڑا تا ہے... آنکھوں کے نیچے آجالا... آجالتا ہے؟"
 "اندھیرا! قاسم نے قاسم کی۔
 "جھٹلے سے قاسم جھٹلایا: تم سے مطلب...؟"
 "شہریت فریدی ہاتھ اٹھا کر بولا، پھر قاسم سے کہا۔
 "قاسم! لوگ تمہارے لیے نکلے ہو؟"
 "جی ہاں؟"
 "بہتر ہے... جاؤ، لیکن شام کو چاہے پھر شہر شہر جانا؟"
 "قاسم نے قاسم کو دیکھ کر دھانسی کی طرف منظر کیا، دنا مل پاسے خفا آگیا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اس قاسم سے کس طرح گلو خلاصی ہوگی؟ وہ اسے کہاں سے پھرے گا؟ قاسم نے کہا: "اب اس وقت تک اس کا بیچا پھوٹنے سے بچا، جب تک کہ اسی جگہ دوڑ کا مقصد اسے نہ بتا دیا جائے۔
 "آخر اسے کو تو ابھی کہیں بلوایا گیا تھا... اور پھر اس طرح خیریت دریافت کر کے نصرت کر دیا گیا اس کی کھٹکلا۔
 "اسے قاسم بھائی! یہ توں تھی؟ قاسم نے باہر نکل کر اس کے شانے پر ہاتھ رکھنے ہوئے کہا... اور پھر قاسم کی کھٹکلا آگیا کہ قاسم سے کس طرح بیچا پھوٹا دیا جائے؟
 "کیسی تھی؟ قاسم نے پوچھا۔
 "بڑے عجیب... غضب کی آنکھیں تھیں؟"
 "بہن ہی دکھانے کے لیے تو مل لایا تھا؟"
 "اسے واہ... تم نے تو کہا تھا کہ کو تو ابھی میں ایک کام ہے اس کے بعد پھر وہیں چلیں گے جہاں جانا ہے؟"
 "قاسم نے کہا: "مجھے کی کو شش کرو؟"
 "قاسم...؟"
 "اگر تم سے یہ کہنا کہ وہ غضب کی آنکھیں کو تو ابھی میں

ہیں تو کیا یقین کر لیتے؟
"قیوں نہ کرتا؟"

"ہرگز نہ کرتے یہ عقیدہ ہر جا کر بولا۔ تم یہی سمجھتے کہ میں تمہیں بے خوف بنا رہا ہوں بولا کو تو والی میں غضب کی آنکھوں کا گہلا کام۔ البتہ وہاں غضب ناک آنکھیں ضرور ملتی ہیں۔"

"مگر انہیں... مارا دھوئی... مگر اب کہاں سے جا رہے ہو؟
"کہیں بیڑ کر ان غضب کی آنکھوں کی یاد میں آج نہیں آئے۔"

"فریدی صاحب وہاں کیا کر رہے تھے؟
"اسے سوچو میرا تو ناک میں دم ہو گیا۔ عید بڑا سا بڑبڑا کر بولا۔ وہیں ایک بڑی جھوٹ سی تھی نا؟"

"اُسی لڑکی کی ماں۔ فریدی صاحب بڑی جھوٹ سے شادی کرنے جا رہے ہیں اور بھوک کر رہے ہیں لڑکی سے شادی کر لیں۔"

"تو پھر مجھے یہاں لاسنے کی کیا ضرورت تھی؟ تو اسم نے قہقہے لگے میں پوچھا۔
"تمہیں نہیں تو پھر کیا تھا اسے باپ کو لانا؟
"درا لاکر تو بچو کسی گت نہانا لگے۔ بڑے لاکھن تھے میرے باپ کو؟"

"خفا ہونے کی ضرورت نہیں ہے پیارے! میں دلال دوستوں کی پسند کی شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تمہیں پسند ہے تو پھر ٹھیک ہے پسند نہیں آئی تو انکار کروں گا۔"

"تم انہی سیدی ہائیں کر رہے ہو؟
"بالکل سیدی ہائیں ہیں۔
"اب تو پھر شادی دوستوں کو کر رہے ہو تمہیں؟
"شادی تو مجھے ہی کرنی ہے مگر شادی کے بعد بچے اتنا وقت کہاں ملے گا کہ میں بوی بڑ بچہ لے سکوں؟
"جہاں ہی آئی ہی؟ تو تمام دلالوں سے فائدہ دیا کر بننے لگا۔ پھر ہنستا ہوا بولا۔ یعنی کہ یہی ہے... وہ دوستوں کی بیاہی ہی... اسے جاؤ؟
"اگر تم کہو تو میں کر لی کو اس پر راضی کر لوں کہ تمہاری شادی اس سے ہو جائے گی؟
"نہیں! ہائیں یہ قاسم ہنستا ہوا بولا۔ ایک ہی بات ہے۔ تمہی کرو شادی... مگر اب یہ ایسی ہی نہیں ہے کہ تم اس

سے شادی کر لو۔ اسے کیا کہا تھا تم نے کر لی اس لڑکی سے شادی کر لی گئی؟"

"ہاں! عید ایک شادی سانس نے کر دیا وہ وہاں... میں بولا اسے پڑ پڑے سانس سے عورت سے انکھوں نے انکھوں کی کوشش کی تھی وہ اس سے جی زیادہ بڑی تھی وہاں... میں نے انہیں روکا تھا۔"

"اچھا میں تو اب جاؤں گا ایک ایک قاسم لاکھ... تمہی کو اس پر بڑی حیرت ہوئی کیونکہ وہ تو اسے بڑی بڑی ہونے لگی تھی وہاں ہی نہیں چھوڑتا تھا۔ کچھ تھی وہ... عید وہ وہاں ہی چاہتا تھا کہ کسی طرح اس سے بچھا چھوٹ جائے اسے یہی تو دیکھنا تھا کہ آخر اسے کوئی نہیں ملے گا۔ اس کی خیریت کیوں دریافت کی گئی تھی؟"

"ٹھیک جا رہے تھے مگر یہ فریدی بوجھ رہا تھا۔ اس نے مسکوں کیا کہ وہ اسے غیبی نکالوں سے بچ رہا ہے۔ یہ کیا حماقت تھی؟ اس نے کہا۔
"کیسی حماقت؟
"لڑکی نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے دلاؤ گا اس لڑکی کو میں کیا تھا؟"

"اگر اسے قابو میں کرنا حماقت تھی تو میں نے اسے اس کا واسطہ لگا رکھا۔ عید نے جلد سے ہی کہا۔
"فریدی... جتنے اس کی آنکھوں میں دھندلاہٹ... بولا۔ اگر وہ خود ہی نہیں نہ ہو گیا ہوتا تو اس اعتماد سے وہ انعام نہیں ضرور مل جاتا۔"

"اے... عید نے ایک ٹیبل سانس لے اور دم... لڑکی میں گرتا ہوا بولا۔ میں ایک ایسے آدمی کا شاگرد تھا۔ جو خود بھی حماقت اندیشی کا قائل نہیں ہے۔
"مجھے کیا کرنا ہے؟ خود ہی جگنو کے کسی...
"وہی مجھے خود بھی انھوں سے کہہ کر اس کی گولی... ہو سکا۔ قاسم کے ساتھ وقت برباد کر کے وہ... ہوتا..."

"اے... فریدی شکر بیا۔
"آپ اگر مجھے ماننا چاہتے تھے تو فوراً ہی لا... خواہ خواہ قاسم کو نہیں غیبت ڈالا۔"

"آہ... تمہیں شاید یہ ناگوار گذر رہا ہے کہ میں نے قاسم کی خیریت پوچھی تھی؟"

"خیریت آپ فون پر جی دریافت کر رہے تھے پھر اس کا کیا مطلب تھا کہ خیریت کو تو والی میں ہی دریافت کی جائے؟
"کیا اس لڑکی نے تمہیں کچھ بھی نہیں بتایا تھا؟
"نہیں شاید اس کی مٹی اس کے سنے کی باتیں ہی جانتی ہے۔ اس لیے وہ براہ راست آپ کے ہی سنے میں آئی ہو گی؟"

"وہ باتیں عجیب بھی ہیں عید صاحب اور دلچسپ بھی یا یقیناً ہوں گی... لیکن اگر آپ بتانا نہیں چاہتے تو اس بات پر میں ان کا ذکر بھی نہ کیجیے۔
"میں بتانا چاہتا ہوں۔ فریدی مسکرایا۔
"مگر شرط یہ ہے کہ میں پہلے آپ کو پھر بلاسی سناؤں۔ پھر اندر اندر دیکھ کر کے دیکھاؤں۔
"نہیں بڑی بڑی شرط ہے؟"

"بکی تمہاری کی پروا نہیں ہے آپ شرطیں کیجیے۔
"تمہیں شہر میں ایک ایسا کتا ملا کہ نہ بے جس کے کان سفید ہیں اور جسم سیاہ۔
"مگر تو اس خود ہی بن جاؤں گا... مگر خدا کے لیے اسے بچاؤ۔"

"شہر کے بعض مالدار آدمی اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ فریدی نے کہا۔ ایک ٹاٹنگ برکٹر ہو گیا اور فون کی طرح جھونکنے لگا۔ فریدی کو ہنسی آگئی۔
"کاش یہ کتا اس ہنسی میں بھی آپ کا ساتھ دے سکتا۔ عید نے ہنسنے لگے میں کہا۔
"یہ حقیقت ہے عید صاحب! میں نے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ فریدی نے کہا۔"

"میں اور ان مال دار آدمیوں میں وہ کتا بھی شامل ہے؟
"تم مذاق ہی بھور رہے ہو؟ فریدی زخوش گویا میں بولا۔
"نہیں! مجھے یقین ہے کہ وہ اس شادی کے لیے آپ کی سائنسی حاصل کرنے آئی تھی۔ عید نے فریدی میں بولا۔
"مگر میں صرف قاسم کے حسیق معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے اسے کوئی نہیں کیوں بلوایا تھا؟
"قہقہہ لگایا ہے۔ مگر آج... کئی مال دار آدمی اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ بڑی کالی چالاک ہے۔ جب اس

قسم کے معاملات آتے شروع ہوتے تو اس نے سنی سے انکار کرتا شروع کر دیا شروع میں وہ لوگ سنت سماجیت کرتے رہے پھر کئی بار لڑکی کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی۔ لڑکی انہیں نہیں دے کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کی لڑکی بیلا بھی سو سانی میں بھی نہیں آئی مردوں سے اس کا میں بھول چلتی نہیں تھا یہ بڑی عورت سر ضرب ہونے لگیوں میں اپنی زندگی گزار چکی ہے۔ اس لیے اس نے بیلا کو بڑی ٹکرائی میں رکھا تھا اور کوشش کرتی تھی کہ وہ بے راہ نہ ہونے پائے لیکن پھر بھی اس کے اتنے گاہک پیدا ہو چکے ہیں اس کا بیان ہے کہ ان معمول آدمیوں میں سے بعض اس سے براہ راست بھی مل سکتے ہیں خان بہادر قاسم کا بیٹا قاسم ہی ان میں سے ایک تھا۔
"قاسم؟ عید ایک ایک اچھل پڑا۔"

"لن بیان وہ قاسم کوشاخت ہیں کر لی قاسم کو اس طرح دلوں بولا اسے کو بھی قصداً اسے شناختی پر بند نہ ہو۔ قاسم کا نام آتے ہی میں نے سوچا تھا کہ وہ اس کی بہت نہیں کر سکتا کیونکہ اپنے باپ سے بے حد ذلیل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قاسم کے نام سے کوئی دوسرا ہی اس سے ملا ہو... یہی حقیقت تھی تھی؟
"قراؤ...؟"

"ابھی یقین کے ساتھ کہہ نہیں سکتا۔ مگر خراؤ سے تمہاری کیا مراد ہے؟
"اس عورت کے ساتھ خراؤ ہو رہا ہے یا وہ خود خراؤ کر رہی ہے؟
"عورت...؟"

"اس کے بے قصور بھی ضروری ہے۔ بھلا اس خراؤ کا ہماری ذات سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ وہ ہمارے پاس آئیں کر آئی تھی؟
"کیا آپ ستر خون کا واقعہ قبول کرتے؟
"مجھے یاد ہے۔"

"دلاؤ والا فرماؤ! غضب ہے میری نظروں میں؟ عید نے کہا۔ مگر اس نے اپنی ٹیکسی میں دلاؤ کی موجودگی کا کیا بخار پیش کیا تھا؟
"جب اس نے میری ٹیکسی کہا کہ لڑکی کے اغوا کی کوشش ہو رہی ہے تو اس نے چند بد معاشری ملازم رکھے دلاؤ بھی انہی میں سے ایک تھا۔"

ہفت ماہ مارچ ۱۹۸۶ء

۹۸

اور اس کا متعلق بھی کسی ایسی ہی پارٹی سے تھا جو
شادی کے لیے کوٹلا ہے۔
میں نے عورت کا ہی ہی خیال ہے۔
آپ نے ان کو گل کو بھی چیک کرنا جن کا نام اس سلسلے
میں رکھا تھا؟
صوفیہ میں اس کے نام اس نے لیے تھے... وہ ہے
آئندہ دہائی کی بیسٹ بیس ہے۔ تین کے علاوہ اور کسی کا نام پوری
کو یاد نہیں۔ ان میں سے ایک تمام ہی تھا جسے وہ شہناخت
نہیں کر سکی۔
"دوسرے آدمی نے بھی اس طرف سے لائیلی ظاہر کی ہے۔
دوسرا آدمی نہیں ڈرا ہے۔ اس کا نام بھی اس نے دیا تھا۔
بہت آگے جا رہی ہے۔
"نمبر ۷ آدمی نے اعتراف کیا کہ اس نے اسے چہنم
بھیجا ہے۔
"وہ میرا کوئی آدمی ہے؟
"وہ ایک بھلی آدمی ہے۔ مل ڈال رہی ہے... ممکن ہے
تمہیں مہاشی کا نام سنا ہو؟
اسے وہ بھول شاعر... جو اکثر شاعروں میں مر رہی
کرنا چاہتا ہے۔
"وہی کہ مشرب آدمی ہے۔ لیکن اس نے تیار کردہ بیلا
سے صوفیہ اس لیے شادی کا خواہش مند ہے کہ اس کا ہاتھ تیر
بھی ایک بہت اچھا شاعر تھا۔
"گورنری پرنس دارالہند کو شہناخت کر سکی ہے یا نہیں؟
"ہاں اس کی فہم نہیں آتی۔ لیکن اس کی شہنائی پر
کے لیے بھی کوئی نہ کوئی بہانہ پیدا کرنا ہی پڑے گا۔
"ہو سکتا ہے کہ تمام ہی کے معاملے کی طرح وہ بھی غلط ہو۔
"ہو سکتا ہے۔ فریدی نے کہہ دیا ہے تو نے کہا اللہ سگار
نہا لگے گا۔
عید بھی کہہ رہی رہا تھا۔ فریدی نے کہا۔
سفید کاغذ والے سیاہ گتے کے متعلق آپ نے کیا کہا تھا؟
"نہ ہونگے۔ سے ایک آدمی کے ساتھ ایسا ہی تھا دیکھا
کہ تھا جن کے نام اسے یاد نہیں ہیں۔
"یہ مہاشی ہی بات خود اس سے بلا تھا اس نے کسی
سے پیغام بھیجا تھا۔
"خود بھی بلا تھا اور دوسروں سے بھی سفارش کرانی تھی۔"

غزل

ظہیر کاٹھنری

شکوں تو ہماری ٹھنڈی ہوا آہستہ آہستہ
بہلتے کر ہے یہ رنگ فضا آہستہ آہستہ
جس میں ریگس ہوا دشت کی تہوں نے گھسا پ گھسا
انجھرنے کو یہی پھر وہ نقش پا آہستہ آہستہ
وہ غول جس نے ہمارے شہر کی مٹی کر لیا تھا
آگے کا صوفیہ برگزینا آہستہ آہستہ
سلاو سمن گلشن میں سکوت مرگ لانا ہے
اسٹیج ہے سرخی گل کی صدا آہستہ آہستہ
نشانے کی رنگوں میں نون بازہ سرور لانا ہے
ہوا ہر شخص آتش زیر پا آہستہ آہستہ
وہ جس کا داستان درد دارہ دہن اکہ ظہیر
چلا آگے وہ دیکھیں آدا آہستہ آہستہ

دل بہت مال داس ہے؟ ہمیں کچھ پوچھا۔
"مطلق نہیں متوسط طبقے کے لوگ ہیں۔
تب پھر اس کا کوئی لاؤنڈیا یا مائوں جو دس ہندہ
عہدہ اس کی کافل کا مالک رہا ہوگا کسی دوسرے مالک میں
بہرا ہوگا۔
"پرنس دارالہند سوچتے ہو؟ فریدی نے پھر خند کے ساتھ بولا۔
اختیار آپ کسی جیسے ہیرو سے اس کی شادی ہی ہو جائے گی۔
"پھر لو کہ کیا بات ہو سکتی ہے؟ ہم نے سمجھا کر کہا۔ وہ
خود بھی مال دار نہیں ہے۔ ہاں نہ کھڑا ہی اسے نہیں کہا تھا
نکاح وہ بھی سوسائٹی میں ہی نہیں آتی... پھر کون سے سہا
ہے پھر لوگ اس کے لیے؟
"اگر عورت کا بیان درست ہے تو یہی سلوک کرنا پڑے گا۔
عید پھر خفا بخش ہوگا۔ خود ہی در رنگ کچھ سوچتے
ہیں گے بعد بولا۔ "کہا میں مہاشی کو ٹھونسنے کا شغل کر دے؟
اس سے پہلے پرنس دارالہند کی شہناخت ضروری ہے۔
پرنس دارالہند کو اکثر میں نے ملنی سر کی کلب میں بھی
دیکھا ہے۔
"خود دیکھا ہوگا۔ فریدی نے بے پرواہی سے کہا۔ عید
نے صوفیہ کیا جیسے ایک ایک اس کی ساری دیکھی تھیں۔
اس کے پیچھے برائے ہی آثار نظر آتے تھے۔
عید نے اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ پھر لولا۔ "نواب
فریدی بھی پتا نہ تھا۔
"نہیں... نہیں بھی کچھ کرنا ہے۔
"میں سمجھتی ہوں؟
"کہا اتنی دیر سے تم مجھے جو دس سنا ہے؟ فریدی
نے خوش جواب دیا۔
"آٹا... ٹھیک تو ہے۔ اس سلسلے میں کیا کرنا ہے؟ بات
میں سے کہ آواز کو برا دماغ بھی خیر ماضی ہو جاتا تھا۔
"ظہیر ان دونوں کی مفاہمت کرنا ہوگی؟
"فریدی کیا ہوگا؟
"تم ان کے یہاں مہمان کی حیثیت سے قیام کرو گے۔
"عید نے ایک غلط سانس لی فریدی کا فیصلہ خیر خیر
تھا اس سے پہلے بھی اس نے اسے کسی عورت کا مہمان بنانے
کا کوشش نہیں کی تھی۔
"لیکن تاؤ فیک کہ عورت کے بیان کی تصدیق نہ کر

میں نے اسے دوسری ہی سمجھا ہوں۔
"اگر عورت کے بیان کی تصدیق نہ ہو سکی تو اس صورت
میں اس کی کسی شکل کیا ہوگی؟ فریدی نے طعنے لگے ہیں
سوال کیا۔
"اوہ... تب تو... عید خانوٹ ہو گیا۔
"اگر وہ بھولتی ہے تو ہمارے پاس کیوں آتی تھی؟ متعدد
کیا ہو سکتا ہے اس شخص کا... اور پھر شہناخت سے ہم ہی
کیوں؟ براہ راست باقاعدہ طور پر ہمارے ٹکے سے احاد
طلب کر سکتی تھی۔
"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ دیکھیے نا۔ وہ دیکھی کچھ
نیاد بھی نہیں آتی اور نہ میں آپ سے اتنی محبت ہی نہ کرتا۔
"یوں اس بند کر... جاؤ... چلے چو۔ اس کے بعد باہر
پہنچا ہے۔
"عید کو روک رہا تھا کہ پرنس قحطی سازش ہو سکتی ہے۔
ان دونوں کو فریدی کے پاس کوئی اہم کس نہیں تھا۔ سارے شخص کا
غوال پیدا ہونے کی وجہ تھی کہ اس سے پہلے بھی کوئی بار بعض
پھر عید نے اصل کس سے ان کی توجہ ہٹانے کے لیے عجیب و
غریب حرکتیں کی تھیں اور ان کے نتائج بظاہر اصل کس سے
بھی اہم سمجھے جاسکتے تھے۔ لہذا مہمان تھا کہ یہ شادی اور احوال
کا جھگڑا بھی اسی نہیں کی کوئی چیز ہو۔
"فریدی نے سمجھا وہ باہر کے لیے روانہ ہو گئے۔ عید کا منور
ایچا ہی تھا۔
"اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟ عید نے پوچھا۔
"مجھے یاد ہے کہ پچھلے سال تو ان کی فائنل میں ایک
کتاب ایسا بھی تھا جس کے کان سفید تھے اور ہم سب اسے وہ کتاب
مافوق ایسا ہی تھا کہ رکھا ہوا تھے اگر سب متکرب نے شہناخت
سے اس کا حوالہ دیا ہے تو امر کی یادداشت کو خیر معمولی بھی
نہیں کہا جاسکتا۔ تم خود سوچو کوئی ایسا کتاب جس کا ہم باہر گیا
ہو اور صرف کان سفید تھے۔ اتنے سفید کہ دیکھنے والا ان کے
بے دماغ ہوئے کا شہناخت سے تذکرہ کرے۔
"گم ہے کوئی سیگن والا کتاب آگے تو ہے اس کی بھی ذرہ
برابر ہوا نہ ہوگی؟ عید نے کہا۔ "یوں کہ سارے ہی کتے بھونکنے
والے ہوتے ہیں۔ خود آپ انہیں ٹھیکیر کے سارے ڈالنے
ہی کیوں نہ روادیں؟
"خیر شعلہ باتیں کرنے والوں کے پاس میں تھا رہا کیا

Dr. Uqba-ur-Rahman
F. Sc. & Law
The Author
Eminent Optometrist

خیال ہے؟ فریدی سے خشک پیچھے میں پوچھا۔
"وہ عموماً بہت شے آدھی ہوتے ہیں؟" تمہارے کہنا پھر
فریدی سے بولا۔ "مگر تم اس کتے کو کہاں تلاش کرتے ہو؟"
میرا خیال ہے کہ اس سے ملے میں میری تارام کی یادداشت
پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔
"مگر وہ تو آپ کی شکل ہی دیکھ کر گھبرا ہو جاتا ہے کیونکہ
آپ ہی اس کی بدننامی کا باعث بنے تھے۔"
"کسی دوسرے سے معلوم کراؤں گا۔"
پھر دیر بعد فریدی کی کارخانہ کی کونگی میں داخل ہوئی
ریلیک بڑا سرمایہ دار اور کرنل فریدی کے ملاحقوں میں سے تھا۔
اس نے بڑی گرم پوشی سے ان دونوں کا استقبال کیا۔
فریدی نے اُسے بتایا کہ وہ ایک کتے کے متعلق معلومات
حاصل کرنا چاہتا ہے۔
"میرا تارام کے حوالے پر عدالت کے کہنا کہ وہ باسانی اس
سے معلوم کر سکے گا۔"
عدالت انھیں ایسی کونگی میں بھیج کر چلا گیا۔ اس نے
وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک ٹھٹھے کے اندر ہی اندر انھیں مطلع
کرتے گا۔
"اس کے بعد کیا واقعہ ہے؟" محمد نے پوچھا۔
"ابھی کہ نہیں کہہ سکتا۔"
"مبائنسی جو اس کا اعتراف کرتا ہے اس طرح کیوں
نظر انداز کیا جا رہا ہے؟"
"وہ سامنے ہی ہے۔ دراصل ان لوگوں کو اہمیت دینی
ہی پڑے گی جو قاتل اور پرنس دار پور کے نام پر سرسری طلب
کو دھوکا دیتے رہے ہیں۔"
"آپ اتنے یقین پیچھے ہیں اس کو مذکورہ مت کیسے پر سکنا
ہے۔ وہی نہیں دھوکا دینے کی کوشش کر رہی ہو؟"
"تو کیا اس طرح مذکورہ کرنے سے مجھ پر آسمان قہر پڑے
گا؟ فریدی بھلا گیا۔
"صاف کیجیے گا میں اس وقت اخلاقیات کی دانی
میں ہنٹک رہا تھا۔"
فریدی کچھ بولا۔ اس کی آنکھیں سوچ میں ڈوبی ہوئی
تھیں۔ تصویر دیر بعد اس نے کہا۔ "مجھے حیرت ہے کہ تم
نے ابھی تک دلاور کے متعلق کچھ نہیں پوچھا۔"
"کیا پوچھوں؟ میں جانتا تھا کہ وہ یا تو مر چکا ہوگا۔ یا

مرنے والا ہوگا۔"
"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس بڑی طرح مارنے کی
ضرورت تھی؟ فریدی نے تلخ ہنسنے میں پوچھا۔
"افسوس کہ خالی ہاتھ تھا۔ قدر اور زیادہ ملنے سے
مارتا۔"
"تمہیں یہ غلط ہے۔ قابو میں آنے ہوئے آدمی کو اس طرح
نہیں مارنا چاہیے۔"
"اگر قابو میں آئے ہی کے لیے اتنی سخت کرنی پڑی ہو
تو...؟"
"نہیں! مجھے یقین ہے کہ وہ آسانی سے قابو میں آسکا
ہوگا۔"
"تو پھر شاید وہ نشانہ بازی کی مشق کر رہا تھا۔ اور اس
بچھاؤ کی۔"
"کیا اس سے پہلے پڑنے کے بعد تمہیں زیلا
تک جہد کرنا پڑی تھی؟"
"نہیں! کیسے؟ مجھ کو آکر حوالہ اگر مجھ سے وہاں
میں اعتراض کوئی ہوتی تو آپ یہاں ہونے کی بجائے میری
میت سمیت قبرستان میں ہوتے۔ میں نے آپ سے صرف
معلوم کرنا چاہا تھا کہ دلاور نے کیا بیان دیا ہے۔"
"مجھے اس کے بیان پر یقین نہیں آیا۔ فریدی نے
"دیکھ اس نے کہا تھا کہ وہ اس ملک کے بغیر زندہ نہیں رہا
سکتا۔ اس سے بے حد حیرت کرتا ہے۔"
"آپ کو یقین کیوں نہیں آیا؟"
"میں یہ نہیں جانتا۔ اس کے لیے میرے پاس کوئی
دلیل نہیں ہے۔"
"تب پھر جو رائے اس کا بیان میں تسلیم کرنا پڑے گا
میرے ایک قانون ساز سے لے کر کہاں جنت و جہنم کا سامنا
میں آپ کو میرے مشورہ کیے بغیر کوئی رائے نہ قائم کیا کہ
فریدی پھر خاموش ہو گیا تھا۔ اس نے یہ سہرا
نہیں کھالا اور ایک عجیب منتخب کردہ اس کا گوشہ کو اس کا
اتنے میں فون کی گھنٹی بجی۔ فریدی نے اسے سہرا
اور اس طرح ہونے والے کو مخاطب کیا۔ اس سے
اندازہ لگایا کہ دوسری طرف عدالت اس کو سنا ہے۔
اس نے ریسور رکھ کر ایک ٹولیل سامنے لیا۔
"کیوں کون تھا؟" محمد نے پوچھا۔

میرا خیال ہے کہ تم نے وہ بات کسی حد تک سوچ کر
کہی تھی۔"
"کتنی ہی بات۔"
"یہی کہ پوچھتا ہے یہ کسی مال دار لادہ چا یا ماموں کی
بھائی ہو؟"
"میں نہیں سمجھا۔"
"میرا تارام نے اس کی تعمیق کر دی ہے۔ پھر پھر
اس ملک کے ایسا تھا اور انھوں نے کتے کے مالک کا نام بھی
بتایا ہے۔"
"کیا پرنس دار پور؟"
"نہیں! خان افضل۔"
"اوہ... وہی جس کی چاندی کی کانیں جنوب میں ہیں۔"
"دست بردار تھی لیکن مطلع غبار آؤ نہیں تھا۔ اس لیے
میرا خیال ہے کہ یہاں اس کی عید عمارت کے قریب جسے کی دیکھ
مال خولی کر سکتا تھا۔"
"ایک قدیم دین کی بڑی عمارت تھی اور مختلف ترکوں
کی منتقل ہوئی تھی۔ مسز مطرب یا سیلا مطرب تک پہنچی تھی۔
مگر ان کا آئی مکان نہ ہوتا تو یہ خواب میں ہی اتنی بڑی عمارت
کا تصور نہ کر سکتیں۔ یہ عمارت شہر کے اس حصے میں واقع تھی
جو پورانا شہر کہلاتا تھا۔ وہ دونوں سوپر ملے کے افراد کی سی
منگ بھر کر تھیں۔ کسی زمانے میں مطرب کا شمار موزور بڑے
گروہوں ہوتا تھا۔ لیکن اس کی موت کے بعد اس کی دولت
میں گویا بے لگ گئے تھے۔ مسز مطرب نے دل کھول کر... اور
انھیں زندہ کر کے اس کی پس انداز کی ہوئی رقمات ادا کی تھیں۔
مطرب نے کچھ جاناؤ۔ مکانات اور باغیچہ کی شکل میں
پہنچی ہوئی تو یہ ماں بیٹی اب تک کوڑی کوڑی کوستانوں
کا تھیں... اب مکانات اور باغات ہی کی آمدنی پر ان کی
مکانات جاتی تھیں۔ یہ سب آمدنی اتنی تھی کہ وہ دونوں لایون
کے منگ بھر سکتی تھیں مگر اس آمدنی کی بنا پر انھیں اتنا مالدار
نہیں سمجھا جاسکتا جتنا خود مطرب تھا۔
محمد کی آمد پر مسز مطرب نے بڑی خوشی ظاہر کی تھی اور
ان کا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔ کیونکہ اگر پچھلے دنوں وہ اس کی مدد
کرنا تو سیلا یقینی طور پر آزادی تھی ہوئی۔ بھلا دلاور نے کون ما

دقیقہ اٹھا رکھا تھا۔ پھر مسز مطرب نے محمد کو یہ بھی بتایا کہ
کرنل سے طالبہ ادا کرنے کا شور و دلاور ہی نے دیا تھا
اور اسی نے اس ملاقات کی بہت ہی دلائی، وہ مسز مطرب
کی بہت ہی شرمیلی... اور پھر اسی دلاور نے سیلا کو فریدی
ہی کی کہاؤ سے اٹھائے جانے کی کوشش کی تھی۔
محمد نے مسز مطرب کو یقین دلایا تھا کہ اب ان...
ساتھوں کے فرشتے ہی سیلا تک نہیں پہنچ سکتے۔ مسز مطرب کو
اس کی طرف سے بالکل مطمئن ہو جانا تھا۔ یہ نہ تھا اس وقت
مسز مطرب گھومے بیچ کر سو رہی تھی اور محمد کو ایسا عجیب
پورا تھا جیسے وہ خود کسی گدے پر سوار ہو۔ کیونکہ ابھی تک اُسے
ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی جو اس کی شب بیداری کی
اہمیت بڑھا سکتی۔
وہ عمارت کی دوسری منزل پر تھا۔ کیونکہ وہ دونوں
اوپری منزل ہی پر سو رہے تھے۔ نیچے پار پٹخان چوکیداروں کا
پہرہ تھا۔ جن پر اعتماد کیا جاسکتا تھا۔ ان میں سے بھی کیا جا
سکتا۔ کیونکہ یہ بھی دلاور ہی کی طرح حال میں ہی ملازم رکھے
گئے تھے۔
"وہ کسی گھر میں ہے ایک بھاپا اور محمد ایک کمرے کی
ہتھی کمرے کی کھول کر عمارت کی پشت پر دیکھنے لگے۔ اس طرف
دور تک قدیم عمارتوں کے کھنڈوں کا سلسلہ تھا۔ جن میں
کہیں کہیں روشنی بھی نظر آرہی تھی۔ اکثر خانہ بدوش ان
کھنڈروں کے آس پاس جو پڑیاں ڈال لیا کرتے تھے۔
ایک ایک محمد چونک پڑا۔ اس نے قریب ہی تھیں
کی آوازیں سنیں تھیں۔ کوئی اوپری منزل کے کسی قریبی حصے
میں چسل رہا تھا۔ وہ دھانے کی قوت چھٹا اور چھروانے
ہی پر ہنٹک گیا۔ لیکن اس نے ایک سایا نظر آیا تھا۔ دوسرے
ہوئے میں اس کا رویا اور نکل آیا۔
"محمد دار... اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کرنا۔ وہ غریبا۔
"لا... یہ میں بچوں کی شان مناسب! اس نے سیلا کی دھجی
دھجی آواز سنئی۔
"محمد یہاں کیا کر رہی ہو؟"
"نہیں! میں آ رہی ہوں۔"
"اور تمی تھاری...؟"
"وہ سو رہی ہیں۔"
"جاؤ! تم ہی سو جاؤ۔"

پہلا ایک اٹھل پر بیٹھ گئی۔
 "آپ کہاں پر جاتی ہیں؟"
 "نہاناؤ گورنمنٹ کالج میں۔"
 "کسی ایر میں؟"
 "تھروئر میں۔"
 "کسی ایسے کالج میں داخلہ کیوں نہیں لیا تھا؟"
 "مطلوبہ تعلیم کا طریقہ دلچسپ ہو۔"
 "کیوں؟ وہ کیا کیا کرتی ہو؟"
 "وہاں بھی پڑھتیں، مطلب یہ کہہ..."
 "جی، مطلقاً تعلیم دلانے اٹھارویں کو پڑھتے۔"
 "مگر آپ کی یہ خواہش جی کہ آپ..."
 "میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔"
 "آپ خواہ مخواہ اپنے شہم کہہ رہے ہیں، جیسا کہ میں نے پہلے..."
 "خواہش کہی نہیں رہی۔"
 "آپ خواہ مخواہ خدا پر ہی ہیں... میرا یہ مطلب اس وقت..."
 "کہ آپ مطلقاً تعلیم کی شائق ہیں، میں تو جی اس سے کہہ رہی ہوں..."
 "جی، اگر آپ کو ناگوار لگتی ہو تو..."
 "نہیں نہیں... آپ بھی غلط سمجھیں... جی اسے تعلیم..."
 "نہیں نہیں کہ میری دوستی رکھوں سے ہو، دیکھیں، اس وقت..."
 "وہ اصل یہ ہے کہ میں آپ کی سوتیلی بہن ہوں، وہ اس وقت..."
 "کچھ نکل جاتا ہے؟"
 "آپ بخوانی سفر پر ورت گئی گی، اسے لکھ بیٹھے... اس وقت..."
 "ملیں... آپ تو خیر جی کے ٹھیکے رکھوں سے دوستی کر رہی ہیں..."
 "جودہ گی، لیکن بعض رکے یقیناً آپ سے دوستی کر رہی ہیں..."
 "جوں گے... جی ملیں... تو دلی بات ہے؟"
 "جی نہیں ایسے نہ کہہ سکتی ہوں جی جو میرے دوست..."
 "خواہش مند ہو؟"
 "جی، جی... آپ کی تعریف کیے بغیر وہ سونے والا..."
 "کیوں...؟"
 "آپ مردوں سے بہتر تھیں، تنگ نہ رہی ہیں، ان کی بات..."
 "کے یاد ہوگی، بکالنے بغیر مردوں سے گفتگو کر سکتی ہیں؟"
 "آپ کو شاید یہ نہیں معلوم کہ میں اپنے کالج کی لڑکیوں..."
 "مقرر کیوں جاتی ہوں، اسی سال میں اسے..."
 "تقریری مقابلے میں پہلا انعام لیا تھا؟"
 "نہاں آپ نے مردوں کے مجھے میں بھی لکھ دیا تھا؟"

"اس بھگتے کے متعلق؟"
 "کہا جاتا ہے... میں کیا جانوں؟"
 "مجھے حیرت ہے کہ آپ جی میزائل وہیں تک اس
 بھگتے کا مقصد وہیں جانتی؟"
 "خدا اواسے ہے کہ میں کچھ بھی نہیں جانتی۔"
 "مالا نکو یہ کہ سے شاید آپ جانتے کہ آپ وہاں تفریحی
 مقابلے میں اقل انعام سے جیتی ہیں؟"
 "کہا مطلب؟"
 "موزیکر، انہی پریدانسی مقبرہ جاتی ہیں اگر تفریحی
 مقابلوں میں حصہ لینے لیں تو پھر کیا ہو چھٹا؟"
 "میں اب جی نہیں بھی؟"
 "آپ نہیں سمجھ سکتیں؟ حمید نے کسی سانس سے کر لیا۔
 "اب بھی دیکھ لیجئے کہ ہاں گولڈن چیل رہی ہیں اور کب کھڑی
 میری بات کا مطلب سمجھنے کی فکر ہے؟"
 "میں سمجھ گئی۔ آپ بھی کہنا چاہتے ہیں نا کہ عورتیں بہت
 باوقفی ہوتی ہیں مردوں کا دماغ پائٹ لیتی ہیں مگر کسی پر سے
 مجھے آدمی کی زبان سے ایسی بات سنیں کہ مجھے یقیناً تکلیف
 ہوگی، مرد عورتوں کے معاملے میں جبر اور ہر دور میں رنگ
 نظر رہے ہیں، دراصل بات یہ ہے کہ وہ ہر حال میں عورت
 پر اپنی برتری جتانہ چاہتے ہیں، اگر انہیں ایسی عورتیں مل جاتی
 ہیں جو ان کی فطرتی رخ سے بلند ہوں... تو وہ انہیں باوقفی
 دماغ ہونے والی کہہ دیتے ہیں... اور..."
 "مختصر... مختصر... آپ فائبروں کی گنجش میں اختصار کر
 رہی ہیں؟"
 "یقیناً کر رہی ہوں، میں خود کو آپ سے کسرتیں سمجھتی۔
 ... اگر آپ مجھے باطل سمجھتے ہیں تو آپ کو خود پر بھی نظر ثانی کرنی
 پڑے گی... کیا میں نے آپ کو فائبر کرنے والے ہر موٹر سائیکل
 پر حساس نہیں دیکھا؟ وہ دیوانگی نہیں تو اور کیا تھی، اگر آپ
 فوراً سا بھی بچتے تو آپ کا کیا حشر ہوتا؟"
 "حمید صبر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا تھا، بڑا کی سیسے موقع
 کا نہیں کائیں اسے گلاب نرود ہی تھی، ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ
 جیسے وہ فائبروں کی طرف سے پروردائی ظاہر کر کے اس کا خلاف
 آ رہی ہو۔"
 "فائبر اب جی ہو رہے تھے، لیکن اب ان میں آدمیوں کا
 حضور، شامل ہوگا، باس ٹروس والے فل فائبر تھے۔

UZAIR ABDULLAH
 Freelance Optician (SUB)
 Sightcity & Low Vision
 (D.O.L.V. Unit SA)
 CONSULTANT OPTOMETRIST

پھر وہ آچھل پڑا جو کہ راہداری سے جھللی جاتے والی گولی اس کے سر سے گزر گئی تھی، حمید بڑی بھرتی سے سنبھل کر بیٹھ گیا۔

فاخر خواجہ لیکن اب وہ اس وقت تک کے بے قلبی مضمون کو کیا تھا، جب تک نام نہ والے مارے ہی نہ روشن کر لیا اور اب اس کے امکانات نہیں رہ گئے تھے۔ کیونکہ مارے روشن کرنے ہی وہ کسی ایسے آدمی کی گولی کا نشانہ بن سکتا تھا جو اسے لٹکا کر اندھیرے میں غائب ہو گیا تھا۔ حمید اسی طرح چپ چاپ پڑا، لیکن اب وہ اس کے متعلق بھی سوچ رہا تھا، خواہ اس کے ساتھ ہی نیچے آئی تھی وہ کہاں رہ گئی؟ کہیں اس اندھیرے میں اس کے اندھ گھٹے جھونکے جھونکے عمارت کی پشت پر پہنچا کر ہمارے گھات سے اندر داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔

اجانگ اسے ایسا محسوس تھا جیسے کوئی زمین پر گر کر ہوا ہو، پھر ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے دو آدمی ترو ترو آواز سے لگے بولے، ان میں سے ایک کسی شخص کے گتے کی طرح بھڑک رہا تھا پھر کسی کے گتے کی آواز آئی۔

حمید... کہاں ہو... مارے روشن گروہ اس نے فریدی کی آواز سنائی۔

لیکن پھر... آواز آئی... وہ... نکل گیا... بھروسہ ہو گیا گولی مار دوں گا۔

فاخر بھی ہوا... اور یہ نصرت دوڑتے ہوئے نکلیں گی آوازیں سنیں اس کے بعد مستانہا چلا گیا۔

حمید نے مارے روشن کی مگر اب وہاں کچھ ہی رہا تھا۔ مارے روشن کے دھڑکنے نے بڑی تیزی سے چاروں طرف گردش کی... اور حمید نے بے لگاؤ دیکھا جو دھان کے ایک ٹھون سے اپنی بھرتی تھی اس کے پیچھے پڑھوت کے آثار تھے۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنے گھر سے میں ایس جاؤں گا۔ نے غصیلے پیچھے میں کہا اور وہ چپ چاپ وہاں سے چلی گئی۔ حمید سوچ رہا تھا کہ راہداری کا دروازہ وہاں سے کسے یاد کرے اس نے فریدی کی آواز صاف سنا لی تھی جس نے شاید کسی کو پکڑ لیا تھا، لیکن کسی کی کسی طرح اسے اس میں کامیابی ہوئی تھی۔

حمید بڑی دیر سے فریدی کی دہائی کا شعلہ تھا لیکن

مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے دے آپ ہی لوگوں کے حملہ... نہ ہو جائیں؟ حمید نے کہا۔

تو کیا بگاڑیں گے ہمارا؟ پھنی کی طرح پٹنے والی زبان گویا پٹنے ہی سے تیار تھی۔

نہیں آپ برا کرم اپنے گھر سے میں واپس جاؤں گی؟

اب ایسے ہی کیا منداگنے کی؟

اس سستی سے اگر آپ کو کو توں پر کوئی اچھا سا ریکارڈ لٹکا کر دے گا تو کوشش کریں؟ حمید جھل کر بولا۔

میں یقیناً ہی کوئی بشر ملک کی کی نہیں میں محل پر سے کا اندیشہ نہ ہوتا۔

دلنشا حمید نے سوچا کہ کہیں یہ سب کچھ دھوکا ہی نہ ہو۔ اس فائرنگ کا مقصد بھی یہی ہو کہ عمارت کے سامنے ٹالے

چوکیدار بھی عمارت کی پشت پر آجائیں اور سامنے سے میدان برافٹ ہو جائے۔ لیکن یہ... ان نے سوچا ہو کہ عمارت کے

جتنی سے کی بجائے مزید کی جا رہی ہوگی، لہذا اس باروں طرف کے غولوں کو عمارت کی پشت ہی پر اکٹھا کر دیا جائے۔

اس طرح عمارت کے دروازے ہی سے داخل ممکن ہو جائے گا... دروازوں یا کھڑکیوں کے شیشے توڑ کر پلٹنی سے گرا دینا کتنی بڑی بات ہوگی۔

میں نیچے جا رہا ہوں؟ حمید نے بے لگاتار کہا میں بھی چل رہی ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کوئی غلطی نہ کر بیٹھیں۔

حمید کو پھر غصہ آ گیا۔

یہ لڑکی خواہ خواہ سے جھلاہٹ میں مبتلا کر رہی تھی مگر وہ کچھ بولا نہیں فالووشی سے نیچے ملے کرتا ہو لیتے آیا۔

نیچے پہنچ کر اسے عمارت کے سامنے کی طرف دوڑنا پڑا کیونکہ اس نے راہداری میں ٹالے کی حرکت مارے روشن دیکھی تھی اور پھر شیشے توڑنے کی آواز آئی۔

عمارت قدرے طرز کی ضرورت تھی، لیکن اس کے بعض حصوں کی دوبارہ مرمت کے سلسلے میں جدید ترین سامان استعمال کیا گیا تھا۔ مثلاً اس کے سامنے کے دروازے نئی وضع کے تھے۔ راہداری والا عمارت دروازہ بھی ایسی قسم کا تھا۔

حمید ابھی راہداری تک پہنچا ہی نہیں تھا کہ اس نے کسی کے قدموں کی آواز سنائی جو راہداری ہی سے آ رہی تھی۔

کون ہے؟ حمید نے بلند آواز میں کہا، وہی بھروسہ وہ نہ؟

میں نے دیکھا ہی نہیں تھی، وہ اب وہاں پہنچنے کے لیے بے چین تھا جو دروازہ تھا، لیکن اب فائروں کی گواہی نہیں آتی تھی۔ شاید پولیس آئی تھی۔

فریدی کی ہدایت تھی کہ وہ کسی حال میں بھی گھر سے باہر قدم نہ نکالے۔ اسے اس کا بھی علم تھا کہ پولیس اس عمارت کی طرف ضرور توجہ دے گی کیونکہ بیلے کے سلسلے میں اب تک جو کچھ ہو چکا تھا اس سے کسی حد تک اس کے پڑوسی ہی واقف تھے اور پھر اگر کوئی فائروں کی آوازیں بھی یا بھرتی ہوں گی۔

تب بھی پولیس کا اس طرف توجہ ہونا لازمی ہوگا، اس نے راہداری میں مارے روشن کی روشنی ٹالے بند دروازہ کھلا ہوا تھا اور نیچے توڑے ہوئے شیشے بھرتے ہوئے تھے۔

اس نے دروازہ بند کر کے پلٹنی پر چلنا اور پھر اوپر منزل پر جانے کے لیے نیچے گتے کے گتے سے حیرت کی کہ

جاؤں گا، چوکیدار بھی ابھی تک واپس نہیں آئے۔

جیسے ہی وہ زمین کے آسمان پر پہنچا بیلے سے پھر پھر وہ حتمی شاید وہ دوبارہ پہنچے جانے کے لیے تیار تھی، حمید کو دیکھ کر شک کی۔

اب کہیں چلیں؟ حمید نے خشک پیچھے میں کہا۔

یہ کیسے ممکن ہے... یہ کیسے ممکن ہے؟

کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟

آپ کو عمارت میں تھا، خود کو کہیں کیسے سو سکتی ہو؟

آپ کی اس طرح سو سکتی ہیں جیسے آپ کی کئی صاحب سو رہی ہیں؟

تم واقعی حیرت انگیز ہیں بیلے نے سر ہل کر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا، پتا نہیں کس قسم کی خواب آور دو آئیں؟

گرتی ہیں؟

حمید کہہ رہی تھی والا تھا کہ چلی منزل کے دروازے سے

دشک دی جانے لگی۔

جلیجے، اندر جا رہی ہے حمید نے جلدی سے کہا، مگر کہے کو حقیقی کرامت ہو چکے ہیں؟

کیوں کہا بات ہے؟ اب کون ہے؟ بیلے نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

فالٹا پولیس ہے جلیجے؟

بیلے نے کمرے میں پہلی گئی اور حمید اس وقت تک وہیں کھڑا رہا جب تک کہ دروازہ نہیں بند کر لیا گیا۔

نیچے حقیقتاً پولیس تھی سب انسپکٹر حمید کو پہچاننا تھا۔ حمید نے اس سے کہا کہ وہاں جو بڑا اکٹھا ہونے پائے۔

اندر آ کر کچھ دیر پھر واپس چلے جاؤ۔

کوئی خاص نہیں کہیں؟ سب انسپکٹر نے پوچھا۔

ہاں درندہ پہلی بھرتی ہوئی کیا سنی رہتی ہے؟ باہر جا کر ناپاک کی کارروائی کرو۔

کوئی دیر بعد سب انسپکٹر باہر چلا گیا۔

پھر بقیہ رات آنکھوں میں کئی طرح ہوتے ہی وہ اس طرح گھر کی طرف بھاگا جیسے جیل کی سلاخیں توڑنے میں کامیاب ہو گیا ہو۔

فریدی سے ناشے کی میز پر ملاقات ہوئی، وہ حسب معمول ٹیلا منڈ میں کھانا کھا کر نظر آ رہا تھا۔

اب مجھے متواتر ایک ہفتے تک سونا پڑے گا؟ حمید بڑا سائنس دان کو بولا۔

نہیں جاننا میں کہ تو بھلی رات سوئے نہ ہو گے؟ فریدی نے شک کے ہوئے کہا۔

میں نہیں کچھ سنا کر مجھے گھر کے اندر ٹھونسنے کی کیا ضرورت تھی؟ جب کہ آپ خود ہی سب کچھ دیکھ رہے تھے... ارے

ہاں وہ کون تھا جسے آپ نے بھروسہ دیا تھا؟

ہی کیا بناؤں حمید ابھی اس کے اس طرح نکل جانے پر بے حد افسوس ہے، پھر اس کی موت میں یہ کیسے بتایا جا سکتا ہے کہ وہ کون تھا؟

آخر نکل کیسے گیا؟

آلف تھی اس کے علاوہ اور کہا کیا جا سکتا ہے؟

اور اس کے گھٹے کے حلق آپ کا کیا خیال ہے؟

اس کے پاس میں بھی تحقیق کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

دو بے دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں جو کچھ کنی پارسیاں اس لڑکی میں پہنچی رہی ہیں اس لیے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے دو پارسیاں آپس میں ٹکرائی ہوں اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی ایک ہی پارسی نے ممکن ہو کیداروں کو سامنے سے ہٹانے کے لیے حرکت کی ہو۔

ان دونوں ہی پہلوؤں پر میں نے غور کیا تھا۔

فریدی کچھ نہ بولا، بقول دیر تک سکوت رہا، پھر حمید نے کہا: یہ دونوں ملنے بیٹی میری کچھ سے باہر ہیں؟

کیوں؟ فریدی نے مزید کہنا ہاں ایک کر کے جھجک آیا۔

مگر آپ کو بیلا کی جی سے شادی کرنی پڑے گی... میں وعدہ کر چکا ہوں یہ

مناقضوں نہ لالو... میں سمجھتی ہوں کہ یہ لالہ بھول گیا...؟
 عید کی آنکھیں میری روت سے جھیل گئیں۔
 میں... شادی تو ایک دن ہوئی، ہی ہے پھر ابھی کیوں
 نہ ہو جائے؟ بھلے بڑی پسند ہے یہ

آپ اپنی شادی کے متعلق کہہ رہے ہیں یا... میری شادی؟
تمہاری شادی... میں چاہتا ہوں کہ یہ کام بھی جلد ہی
ہو جائے؟

اگر کسی آپ کو پسند ہے اور آپ شادی مہری کر رہے ہیں۔
 وہ تو اس کی جی ہے میں تمہاری شادی کسی گدھی سے بھی
 کر سکتا ہوں اگر تمہارے ہونو اس کی مخالفت کر کے دیکھ لو۔
 عہدے صوبوں کی کہ وہ جو کچھ بھی کہہ رہا ہے اس انداز
 میں کہہ کر ہی جلد سے گا۔ حمید اس کا بیڑا پہنا رہا تھا۔ اس پستاس
 انگوٹھی جو تیرے ہاتھ لگا گیا۔

اس داؤ... پر نہ لگائیے ۵ اس سے کہا۔

ضمیمہ ہے انہی شخصوں کا ڈیڑھ ہزار لگا کر چوں مگر
میں نے یہ ایسا گناہ ہی نہیں کیا میں نے سرسبز کو خان
افضل اور پرنس دارا اور کی تصویریں ہی دکھائی تھیں، لیکن
اس نے انھیں نہیں سچا مانا۔

آخر کپ مباحثی ہی پر کھولا نہیں نہ دیتے؟

"میں اسے بھی دیکھ رہا ہوں۔"
 "پھر انا تمہارا اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"
 "دیکھو! میں اپنے خیالات کسی سالانہ جلسہ کے انعقاد پر ابھی اور
 کرد رہا ہوں۔"

۹۔ پھر۔۔۔
کہہ دے کہ تم کیا میرے لیے آنا ہو نہیں کر سکتے کہ شادی
کر لیا خودی شکر لیا۔

آؤ آپ اپنے خفاف کس حکم کی راہ فرما کا اسکاں صبر و
 کس ہے میں ؟
 بعض فرقتہ از حضرات مجھے اس حکم پر نہیں دیکھنا چاہتے
 انھیں میری طرف سے خود شہید نہ کر میں کہیں ان کی راہ پر ضرور
 ناک ہواؤں گا یہ

”ایک دن دیکھی ہو گئے ہیں! کسی کو نام نہیں ہے مگر!“

تو اس کی آنکھیں بھی پسند ہیں۔
 دیکھو! آئینہ بھی سوچ رہا ہے میں ناز جو لوگ اسے بے جا
 بوجھ ہیں۔ اس شادی کے موقع پر اندھی ہو گا اور اس کی
 طرح آئینہ خود بکس گئے۔

”لیکن اگر وہ متنازع ہو گئے تو...؟“
”نہیں، تم گھائے میں نہ رہو گے۔ جوئی مفتاح ہے۔“

موت بھی تو نصبت ہی ہوتی آتی ہے۔۔۔ آپ کھول لو۔

میرے پاس پہلے سے ایک بارہوی کی اس بات کو بھی چھوڑ دیا ہے۔
 مگر آگے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ کسی کو نہ دیکھنے کے قابل ہیں
 نہ جاننا کہ یہ کیا کر رہی ہو جو ابھی انہوں نے ہتھ پتے

یہ جو سنی ملک پر بھی نہ ماریں گے؟
 "یہ اس وقت کرو۔ یہ مسزہ مطرب کے پاس ہے جنہاں
 بھوار نہ آئیں؟"

میں بولا۔

کے واقع ہو سکتی ہے ۹

حمید پائپ میں تم کو مجھ نے نکالا۔ اُسے بھی جی ٹائی آرا۔

خدا ۛ سوچ رہا تھا کہ جناب امیں آپ کے لیے جان بھی
 دے سکتا ہوں مگر... یہ شادی... یہ تو بالکل قصہ کہا نیوں والی
 بات ہوئی کہ سرائے سال بھڑوں کو پکڑنے کے لیے اپنی شادی
 بچا بیٹھا... انھوں... فضول... وہ بیات... مشکوکہ خیر... کیا فیصلہ
 ادا کر چل گیا ہے۔

نہیں اس شخص کو خبر حرکت کے لیے غلطی نہایتوں ہوں! عقید
نے صورتی دیر بعد کہا۔
تم نے کبھی میری کسی بات کے ماننے سے انکار نہیں کیا
کیا یہ خبر بدی نے سیدگی سے کہا۔

کیا نصیحت ہے ہم نجد نے اپنی پیشانی پر دو سہترہ سالہ
 لکھا تو گویا کہیں تھے ہنگامے کو کس بڑی طرح ہم پہنچیں
 کے ہم پر جانفوسی ناولوں کے سراغ رسالوں کی پھینکی کسی
 مانے گی خدا را کچھ تو سمجھو !

میں نے یہ کہہ کر دوا کرتا ہوں جیسے ہمارے کسی مجھے کوئی بار
کسی کو نام آدنی قوائے پر دھمکیاں دے چکا ہے۔
کیسی دھمکیاں دے

”یہی کہ اگر میں اس معاملے میں بڑا تو مجھے اس کے لیے
 جگہ دینا پڑے گا۔“
 ”تو آپ اپنی بجائے مجھے جگہ دینا چاہتے ہیں۔“

عبدالغنی صاحب! ان دھماکوں کا یہ مطلب ہی ہو سکتا ہے کہ
 یہاں اہل حقیت سے اس کیس میں دلچسپی لینے لگی ہے۔
 بیابان آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کونسا فرد ورت کیا ہے کہ آپ

تم دوست ہے۔ میں ابھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ میں
نہایت زیادہ نڈر، بہ کامر شروع کر دیتا ہوں۔

یعنی آپ رازخیوں کو دھوکے میں رکھنا چاہتے ہیں؟
نہیں تمہاری بجائے سے تنگ آگیا ہوں... تم کوئی

* وضاحت طلب مسئلہ تو میری شادی ہی نہیں ہے۔
 * قطع نہیں ہے دنیا کا ہر کوئی شادی کرتا ہے۔
 * تو یہ کہ غصہ نہ کر، شادی کرنا ہے۔

لو چہ آپ خود ہی بولیں کہ میں نے کس قسم سے فرما دیا
فریدی نے کہا کہ کہنے والا تھا کہ کون سی گھنٹی تھی اور وہ آٹھ
بج رہا تھا۔

عیدِ ناستاگر چکا خواہد اس کی آٹھمیں نیزہ سے بوجھ

اولیٰ بدرپی رسید۔

[illegible]

وہ پھر سو گیا اس بار اس نے دیکھا ایسے مسرے مطرب
کے قدموں پر چلا اس سے اتفاق کر رہا ہو کہ بیلا کی شادی اس
سے کر دی جائے مسرے مطرب اسے ٹھوکرین مار مار کر کہتی ہے
کہ یہ ناغہ ہے پھر منظر کسی فلم کے منظر کی طرح فیڈ آؤٹ ہو گیا
اواس نے دیکھا ایسے اس کی جہاں پہ ان والی خوبصورت لڑکیوں
اس پر ہنس رہی ہیں۔۔۔ ہسپتال اس رہی ہیں۔۔۔ پھر ملنے جیلنے
عالوں کی خیر آغوش اسے نظر آئیں۔۔۔ مگر وہ ان سے بڑھ چکے
ماتہ اور شاد ہو کر۔۔۔ آگے بڑھ رہے۔۔۔

رات تھای یہ سنائی ہو کر رہے کی... ہم سب کلبھے ہوئے
 منتظر ہی فیذا آفت ہو گیا۔ اور اب اس نے دیکھا
 ہے وہ گھولے کے برابر کلبھے پر سنا ہے اور گھولے کی ذہن
 خود اس کی پیچہ پرستی ہوئی ہے۔ نثر میں نکام ہے اور نکام سے
 سرے کی لڑیاں لگ رہی ہیں۔ ہم سب نے خوش ہو کر دیکھیں
 دیکھیں کسی آدمی کے ہاتھ میں چراغ کر دی اور کلبھے نے گردن
 ہو کر اس کا کلبھے اور اس کا کلبھے اور خوش کے موقع

کود برائے اس طرح ادا کیا گیا کہ وہ کسی سے کوئی

www.urdufans.com

اب تک آپ کو دعوت دیتے رہے ہیں۔
 "مگر ان آپ کے اس خط کو دیکھ کر کونوں؟"
 "اے... تب خط بھجواؤں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ
 ناکام ہونے پر وہی حرکتیں کرے گا جو دوسرے کر رہے ہیں۔
 میں کہتا ہوں جتنا تھا کہ کہیں مجھ کو اس قسم کے خطوط میں سے نہیں
 ہے... غیر چھوڑ دے... میں آپ نے ابھی تک یہ نہیں بتایا
 کہ آخر ایک بیک شہر کے اتنے لوگوں نے صاحب زادی میں
 کیوں دلچسپی لی تھی؟ شروع کر دی ہے؟"
 "ہاں کیا جانوں؟ ابھی پیر نے تو مجھے بدخواہی کر رکھا ہے۔
 لیکن ابھی تک مباحثی کے علاوہ اور کسی نے ہی اس
 کا اعتراف نہیں کیا اور صاحب زادی سے شادی کر لیا ہے۔
 وہ لوگ جو احوال جیسی حرکتوں پر آمنا ہیں کیسے اعتراف
 کر سکتے ہیں؟"
 "مگر تو آپ قلم کو شناخت کر سکیں اور نہ پرس
 دلہا پور کو... جس کے لئے کاغذ اور دیا تھا وہ بھی آپ کے لیے
 اجنبی ہی نکلا۔"
 "کون؟ دعوت جو تک بڑی۔"
 "اب نام تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ ان
 ہندو تعداد میں ایک اس کی بھی تھی؟"
 "چنانچہ آپ کس کا ذکر کر رہے ہیں؟"
 "پھر حال ان ہندو تعداد میں سے آپ ایک کو بھی
 شناخت نہیں کر سکتے ہیں؟"
 "ان میں سے کوئی میرے پاس آ رہا ہی نہیں تھا۔"
 "حالانکہ ان میں سے کئی کے نام آپ نے لیے تھے۔"
 "پتا نہیں کس قسم کی سازش ہے؟ اب تو شاید میں پاگل
 ہو جاؤں گی؟ دعوت نے کہا اور اپنی پیشانی رگڑنے لگی۔
 "اسی اجنبی سے پہلے کے لیے میں نے یہ جو پریشانی کی تھی؟
 فریدی نے نرم لہجے میں کہا۔
 "نہیں ہرگز نہیں... واہ... یہ اچھی رہی، کیا قانون میری
 مخالفت نہیں کر سکتا؟ میں بے لاک شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔
 کیا کوئی مجھے اس پر مجبور کر سکتا ہے؟... یہ کہیں کا انصاف ہے
 ... اگر میں یہ کہوں کہ میرے پاس دس ہزار روپے ہیں اگرچہ
 لوگ انھیں اڑانے کی فکر میں ہیں تو کیا آپ یہ تجویز پیش کریں
 گے کہ وہ آپ کے نام سے کسی بیک میں جمع کر دیے جائیں؟
 کیونکہ اسی طرح ان کی مخالفت ہو سکے گی؟"

"نندہ باد" عید کی زبان سے ہے سافٹ نکلا۔
 "کیا مطلب؟" دعوت جو تک بڑی۔
 "کب... کب نہیں" عید بھلا یا کیونکہ فریدی اسے
 ٹھوڑے جھٹکا تھا۔
 "تو آپ انکار کر رہی ہیں؟ فریدی نے کہا۔
 "ہاں ہاں... مجھے انھوں نے دعوت اٹھائی ہوئی ہوں۔
 "اب میں براہ راست آتی ہوں سے درخواست کروں گی۔
 یہ معاملہ میری آنکھ کے سامنے رکھوں گی، خواہ شہر کا ایڑہ
 بنائے گا کہ اس طرح آپ نے اسے وہ جہر بھاپنے پر مجبور کیا تھا۔
 اسے نہیں ایسا نہ کیجیے گا؟ فریدی نے کہا۔
 اور عید ایک بیک چوک پر آگیا کہ اسے ایسا نہیں
 ہوا تھا جیسے فریدی خوف نندہ باد وہ انھیں بھاڑ کر اسے
 دیکھنے لگا۔ حقیقت تھی کہ فریدی کے چہرے پر خوف کے آثار
 نظر آنے لگے تھے عید کو اس پر حیرت تھی پہلی اور غصہ بھی آیا
 کیونکہ یہ چیز فریدی کی شان کے خلاف تھی۔
 "ایسا نہ کیجیے گا محترمہ اور دیکھیے... میں تو آپ کے گناہ
 لیے کہہ رہا تھا؟ فریدی بولا۔
 "مجھے معاف رکھیے؟ دعوت کا لہجہ تلخ تھا۔
 "مجھے نہ دیکھیے وعدہ کیجیے کہ آپ یہ بات آئی جی تک
 نہیں پہنچائیں گی؟ فریدی بولا۔
 دعوت سچائی، تھوڑی دیر کاوشوں سے کہ کچھ سوچتی رہی
 پھر ہلکی سی سانس میں کہیں ہے۔ جب کہیں نہیں
 صاحب کی طرف سے ایک تردید ہی شائع ہو جانے کا
 یہ کوہست شکل ہے؟ فریدی نے مالوہ سا لہجہ میں کہا۔
 "میں میں مجبور ہوں؟ دعوت کا جواب تھا۔
 "دیکھیے! شاید میں زبردستی نہیں ہوا کرتی؟ اگر آپ اسے
 پسند نہیں کریں تو آپ کو بھی مجبور نہیں کرنا جاسکتا، لیکن ان کی مثال
 اس کی تردید مجھ سے نہ کرانیے تو ہر جہ ہے۔
 "تردید ہوتی چاہیے؟ درد میری بنائی ہوئی؟"
 "آخر آپ سمجھتی ہیں؟ مجبوروں کو گناہ تو جہاں
 دیکھیے۔ اس کے بعد میں خود ہی تردید شائع کرادوں گا۔"
 "نہیں کرنا صاحب! تردید آج ہی آئی چاہیے۔"
 "آجائے گی؟ تمہیں جیل کر لانا لیکن اس سے پہلے آپ
 تشریف لے جائیے۔"
 فریدی پھر اسے ٹھوڑے جھٹکا، دعوت کہہ رہی تھی۔

عید شادی میں تردید آئی چاہیے؟
 "اقتلہ... آپ آقا اس کے لیے اتنی مضطرب کیوں
 ہیں؟ آپ کی طرف سے تردید شائع ہوئی ہے۔ اس مسئلے میں
 ایسا کافی ہوگی؟"
 "کیا آپ مجھے جڑا رہے ہیں؟ دعوت جھٹلائی۔
 "ارور... میں تو..."
 "نہیں جاننا ہی ہوں اگر خواہ شہر میں تردید ملی تو آج
 یہ کہیں براہ راست آئی جی صاحب کے سامنے پیش کر
 ان کی؟"
 "فریدی کچھ نہ بولا۔ دعوت چپ رہی۔
 کچھ دیر بعد عید نے قہقہہ لگایا اور بولا: "پھنس گئے تا
 اللہ..."
 "لا اقل ولا قوتہ... کیا تجھ کی سہی باہر کی ہے؟ جیسے
 ارباب رقم، اب آج سے کام شروع کیا جائے؟"
 "کیسا عجیب...؟"
 "بس دیکھنا؟"
 "تردید ہی بیان نہیں شائع کرانیے؟ آپ؟"
 "منوکر اقل کا، لیکن یہ بیان اس دعوت کی طرف سے
 آگیا یعنی یہ خود اپنے ان بیان کی تردید کر رہی ہو اس لیے
 ہادی شادی کی خبر کی تردید کے سلسلے میں دیا تھا وہ بیان
 کی وجہ سے کہ خواہ شہر کے خلاف کسی دشمن نے اس کی طرف
 بیان شائع کر لیا تھا بیل کی شادی کہیں عید ہی کے
 ساتھ ہوگی؟"
 عید کا قہقہہ حیرت سے کھل گیا۔

بیل دست پریشان تھی وہ سوچ رہی تھی کہ شاید اب
 بھی جیسا ہی نہ کر سکے گی کیونکہ اب یہ بات قہر میں ہی
 کی تھی کہ اسے شہر میں ایک لڑکی کے لیے گویا بیل چلا
 جائے۔
 وہ اپنے مستقبل سے مالاوس ہو گئی تھی سب سے زیادہ
 اس کی ماں اس کی انجمنوں میں اضافے کا باعث بنی رہی
 وہ نہیں جانتی تھی کہ اس میں اس طرح دلچسپی لینے والے
 ہیں؟ بیل انھوں کو کتنا جیسے اس کی ماں کو ان چٹکوں
 سے ابھی پریشان ہو وہ صاحب دستور جواب آور دیا اس حال
 کی اور بات بھر بھر گئی مگر بیل کی رائے ان دونوں

انھوں میں کٹ رہی تھیں۔
 کیونکہ عید کی موجودگی اس کے لیے اطمینان بخش تھی۔۔۔
 لیکن اب وہ بھی نہیں آتا تھا۔ دیکھنے کے باہر ہر وقت
 چلا سیکے لائیں موجود رہتے تھے، مگر بیل انھیں نہیں تھی۔
 جب اس نے خواہ شہر میں اپنی اور کہیں عید کی شادی
 کے متعلق خبر پڑی تھی تو کچھ دیر تک رہنے کے بعد بے حد خوش
 نظر آئے تھی۔
 پھر اسی طرز پر اس نے اپنی ماں کی شہر میں آنکھیں کھیں
 وہ اگلے وقت کی طرح جیسے تھی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے
 کہیں عید کی بولیاں تو سنیں۔
 بیل نے سوچا تھا کہ اگر ایسا ہو جاتا تو کیا بڑا تھا بیک از
 کم اس کا مستقبل تو محفوظ ہو جاتا کیونکہ عید ایک معبود اور
 نئی عزت آئی تھا اس کے لیے جگہ کی اور یہاں ہی تو پہلی
 ہی ملاقات کے موقع پر دیکھ چکی تھی۔
 پھر دوسرے دن اس نے اپنی ماں کا تردید بیان
 ایک دوسرے اخبار میں دیکھا، کاش وہ اس سے کہیں
 کہ کہیں عید اسے پسند ہے اور اگر ایسا ہو سکے تو وہ خود کو
 ذہنی خوش قسمت نہیں دیکھ سکتی۔ اس نے اپنی ماں سے
 اس مسئلے پر گفتگو کر لی چاہی، نہیں چھوشت نہ بڑی وہ اس
 کی تیز مزاجی سے بہت ڈرتی تھی، اس کے ذہن پر بیل کے تصور
 ہی سے اس کی طرح تھا جو نے تھی تھی۔
 آج ہی صبح کے اخبار میں اس نے اپنی ماں کا تردید
 بیان پڑھا تھا۔ اور پھر شام کے ایک اخبار میں دوسرا بیان
 اس کی نظروں سے گزرا۔ یہ بیان بھی اس کی ماں ہی کا تھا۔۔۔
 جس میں اس نے اپنے صبح والے بیان کی تردید کی تھی۔ بیل تجرہ
 لئی، مگر جب اس کی ماں نے یہ بیان دیکھا تو پاگل ہو گئی جو کچھ
 بھی نہ جان پر آیا بھی سمجھتی تھی تب سے معلوم ہوا کہ یہ بیان اس
 کی ماں نے نہیں شائع کر لیا تھا۔
 "خود غروب ہوتے ہی پھر سے کے کا اسٹیل ہی دعوت
 ہو گئے انھوں نے بتایا تھا کہ انھیں واپس بلایا گیا ہے۔ چونکہ
 ان کی جگہ دوسرے نہیں آتے تھے اس لیے بیل نے مجھ لیا کہ وہ
 مستقل طور پر چلایا جائیگا ہے صرف اس کے ہی جو کچھ ارادہ تھے
 بیل اکثر بھی سوچتی تھی کہ اگر ان جو کچھ ارادوں کی خواہش
 کہاں سے دی جاتی ہیں؟ مگر یہ اسے ہونے کا نات سے اتنی
 زیادہ آسانی نہیں ہوتی تھی کہ ہاتھ جو کچھ ارادہ رکھتا ہے۔

شام کا اندھا دیکھنے کے بعد سے اس کی ساری اپنی ہوشیا
ہی توجہ فریدی کی حرکت تھی۔ لیکن اس نے بتایا تھا۔ کہ وہ
فریدی کی حرکت تھی۔

یہ بات سید کی بھری ذرا سکی وہ گھٹنوں پر جھکی رہی،
لیکن اس کا جواب نہ ملا آخر فریدی نے بھی زبردستیوں پر
کیوں اتر آیا ہے۔ اب اسے اپنا وجود انتہائی پر اسرار سلام پہنے
لگا تھا اس کی وجہ سے اتنا چمک رہی تھی اور اسے
لت کو وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ

تھا اور وہ اسے بات بات پر چھڑاتی رہی تھی۔
بہا کو جی مشعل سے منہ نہ کرے۔ حالانکہ پہلی کئی راتوں سے
وہ بہت کم سوئی تھی، لیکن اب اسے ہونے اور دہشت زدہ ذہن
نے اسے زیادہ دیر تک نہ سونے دیا۔ بار بار دروازے پر خواب
نظر آتے انداز اس کی آنکھیں کھل جاتیں۔ اس بار تو شاید وہ
پراس کی خدمت کی وجہ سے بیدار ہو جاتی تھی، جتنی کہ اسے پڑ
نے سے بے پروا تھا۔ لیکن اسے جاننا تھا کہ

وہ اندھ کمرے میں آئی، لیکن پھر چائیک بٹک مٹی...
کیونکہ اسے مال کے کمرے میں روشنی نظر آئی تھی ساتھ ہی اس
نے کسی مرد کی آواز بھی سنی۔ پہلے اس نے سوچا کہ اس نے کون سا
نے دھوکا دیا ہو گا۔ اس کے لیے یہ ایک بالکل انہونی بات
تھی۔ بھلا اس کی ماں کے لیے اسے اتنی رات گئے کسی مرد کا کیا
کام... لیکن اس نے پھر بھرا آئی ہوئی سی ایک آواز سنی اور
اس کے قدم بے ساختہ کمرے کے دروازے کی طرف اٹھ گئے۔
وہ نکلے پڑی اور بچوں کے بل چلتی ہوئی یہاں تک
آئی تھی۔ دروازے کی جبری سے آنکھ لگاتے وقت اس کا دل
بڑی شدت سے دھڑکنے لگا۔ اندر ایک آدمی موجود تھا جس کی
پشت دروازے کی طرف تھی۔ اس کی ماں سے کڑی پرہیزگاری
ہوئی تھی۔ آدمی بھرا آئی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا: یہ بیت ہے
مسٹر مظرب! مجھے تم سے ایسی توقع نہیں تھی۔

بٹکے میں کیا کر رہی... کتنی آنکھوں سے گزر رہی ہوں
... یہ بھی تو دیکھیے؟

کچھ بھی ہو یہ بہت ہے۔ مرد بولا
آپ کے لیے ہارنگ لاکھ کی حقیقت ہو سکتی ہے؟

مسٹر مظرب! اس بار مرد کا اچھا تر تھا۔

شاہد اب آپ مجھے کسی قسم کی دھمکی دیں گے؟ اس کی ماں
منگوائی۔ لیکن اسے نہ بھولے کہ میرا قتل بھی آپ کے لیے بہت

زیادہ نقصان دہ ثابت ہو گا کیا ہے؟... اندھا بولا
تو بھول ہی گئی کہ فریدی نے شہناز کے ساتھ
تکسیر میں بیٹھے دی تھیں... ان میں سے ایک کسب کا ہونا

کیا غلطی سے تم نے میرا نام بھی سنا تھا؟

مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کا نام کیا تھا یا نہیں

تم بہت زیادہ تکلیف دہ ہو رہی ہو گی؟

انوں آخر اس کے پاس چلنے کی کیا ضرورت تھی؟

یہ بنگالہ ایک نایک دن پولیس کو حوالہ کر دیا

مال نے کہا۔

خیر میں دیکھوں گا وہ دروازے کی طرف آئے

یہاں بھی تیری سے کچھ ہٹ آئی۔

مجھے یہی وہ تھا ایک مایا مسٹر مظرب کے مکان کی طرف

سے گذر رہی تھی۔ آخر اس نے کچھ نہیں سمجھ سکی تھی اسے

شروع کر دیا۔ اس نے اسے مکان کے اندر داخل ہو گئے

دیکھا تھا اندر اسے توقع تھی کہ وہ اندر سے نکال دیا جائے

اسے گا۔ لیکن اس نے اسے خالی ملے ہوئے دیکھا۔ اس کے

سے باہر آنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا تھا۔ اسے

خارج ہر ایک کو اپنے آقا تھا کہ چائیک اس پر نظر پڑی

تھی۔ خود کچن میں چھپ کر اس نے اس کی دہائی کا مشاہدہ

شاید اسے بھی علم نہ ہوتا کہ وہ کب واپس آیا اور کب گھبرا

کے اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ قید اسے اس طرح سے

کا تعاقب کرتا رہا۔

چائیک ایک جگہ اس نے سنا ہے کہ وہ مسٹر مظرب

دیکھا لیکن پھر بڑی عرصہ بولے گا۔ کیونکہ فریدی نے وہ

کچھ بھی نہ... لیکن اس وقت فریدی کی کھوپڑی کے کسی گوشے

پر ستر کی ایک ہیرا کی گروت سے رہی تھی۔ یعنی وہ اسی

گروت میں تھا۔ اس کے سر پر گھلا ہوا آسمان تھا اور چاروں

طرف لا محدود مسکنوں کے اندر اسے اسے کہیں سے چلنے کی

کوشش نہیں کی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اسے اس سے

تھا تعاقب سے باز رکھنا چاہتا تھا۔

عہد نے اندھ کو چاروں طرف نظر دوڑائی، لیکن نزدیک

اور کوئی نظر نہ آیا۔ رات کی تاریکی آہستہ آہستہ دھندلے

ہوئی ہوئی جا رہی تھی۔ وہ گذر رہا تھا۔ اس کا دل چاہا

تھا کہ مسٹر مظرب کے مکان پر چڑھ کر اسے گروہ

خورج ظہور ہونے سے پہلے وہ گھر میں پہنچ سکے۔ اس

پر فریدی سے چھٹ کر وہ گیا تھا فریدی نے اسے اس حال

میں تھوڑے نظروں سے دیکھا۔

یہ کیا تھا؟ اس نے پوچھا۔

کسی نے میرا سر نہیں کر دیا تھا، لیکن بگڑی کے بغیر

میں بڑی کچن یہاں سے روانہ کرتے وقت بگڑی بھی بند ہو

چکے گا۔

بتاؤ کہ کیا ہوا؟

یہ میرا وہ کپ دیکھ رہے ہیں۔ چینی کا تیل نہیں ملے گا

کے آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ بھون کیسے نکل آتا ہے؟

وہ اسے تھوڑی دیر تک اسی طرح ترقی کرتا رہا، پھر اس

نے اس وقت بتائی جب فریدی کا اچھی طرح مشق آ گیا۔

تمہیں یقین ہے کہ وہ گھر سے تنہا برآمد ہوا تھا؟

کیا تم نے بدش میں آنے کے بعد کون کی خیریت چسپیں

لیتی کی؟

خیریت تو غلط لکھ کر لگی، وقت کی بات ہے میں نے بچا

نے سے پہلے ایک بار اور آپ کا وہ اندر لوں اگر میرے سے

میں یہ بھی جانتا ہوں گا کہ آخر وہاں سے پہرہ اٹھا کر مجھے

لے کر کیا ضرورت تھی؟

میں نہیں دیکھتا تھا کہ ان میں سے کس ہائی کو مسٹر مظرب

ایک حاصل ہے مگر وہ آدمی کافی چالاک معلوم ہوتا ہے۔

میں نے مکان میں داخل ہونے سے پہلے اپنے آدمی بھی گھنٹوں

کھپا رہے تھے۔ ان میں سے کسی نے تمہیں بیکار کر دیا اور تم

اس آدمی کا تعاقب نہ کرے؟

مگر کیا کوئی ہائی ایس سی ہو سکتا ہے؟ مسٹر مظرب کی

حمایت حاصل ہے؟

نہیں ہو سکتی ہے... میں پہلے جا کر اپنی حالت خدمت کر دوں

پھر میں اس شخص کے کمرے میں جاؤں گا۔

عہد اپنی خواب گاہ میں چلا آیا یہاں اس نے کپڑے

نکالے اندھا تھوڑے کی طرف چلا گیا۔ کپڑے پر خون جم کر خشک

ہو گیا تھا۔ پانی پڑنے ہی پھر خون سے اس کا سر سرورج ہو گیا تھا

زیادہ دیر تک جا رہی تھیں۔ اس کا بونہ فریدی نے قریب تک

کر دی تھی۔

پھر ناشتے کی میز پر وہیں سے گفتگو شروع ہو گئی یہاں

نعم ہوئی تھی۔

کہا وہ ہمارے جو کپڑے اس وقت بھی وہاں موجود تھے،

جب مایا اندر داخل ہو گیا تھا؟

نہیں، میرا خیال ہے کہ وہ اس وقت وہاں سے ہٹ

گئے تھے؟

نہیں...

آخر کتنی دیر میں نے جملہ کر کہا؟ آخر کسی ہائی کی حمایت

کا خیال کیسے پیدا ہوا؟

وہ خواب آور وہاں استعمال کر کے سوئی ہے، اس کا مطلب

ہے اس نے تم کو کیا اندازہ کر دے؟

یہی کہ وہ مفلح ہے؟

جو لوگ شہر میں فائرنگ کر کے ہلکے رہا کرتے ہوں،

ان کے لیے کسی مکان میں داخل ہونا کتنا دشوار ہو سکتا ہو گا؟

عہد کچھ نہ بولا فریدی نے پھر کہا: جواب دو۔

یقیناً آسان ہو گا، عہد بولا۔

لیکن اس کے باوجود میں وہ مفلح ہے... اتنی مفلح

کہ خواب آور وہاں استعمال کر کے سوئی ہے، اس کا مطلب

اس کے علاوہ اندھا ہو سکتا ہے کہ ایک ہائی کم از کم اتنی

طاقت و فہم ہے کہ کسی کو بھی مکان میں قدم نہ رکھنے دے؟

پھر وہ ہمارے پاس کیوں دھنسی آئی تھی؟

اسی میں اسے اتنی غافلت نظر آئی تھی اس نے سوچا کہ

پولیس کے خورج ہونے سے قبل ہی کون دانتا ہائی میں صاف

کسے کی کوشش کرے؟

تو میرا آپ نے اپنا پچھلا نظریہ بدل دیا ہے؟

گفتگو نے اسے الجھن میں مبتلا کر دیا تھا۔ وہ کیسے باغی لاکھتے جو اس آدمی سے اس کی ماں نے طلب کیے تھے؟ کیوں طلب کیے تھے؟ کیا اس کا سودا کیا جا رہا تھا؟... مگر اس کی ماں نے اسے کسی قسم کی دھمکی ہی تو دی تھی... پانچ لاکھ۔ یہ بہت بڑی رقم تھی۔ کیا وہ کوئی بہت بڑا آدمی تھا جس سے پانچ لاکھ مال اسی انداز میں طلب کیے گئے تھے جیسے پانی پیچے مانگے گئے ہوں۔

پولیس والے پوچھ گچھ کر کے رخصت ہو گئے، لیکن پھر تھوڑی ہی دیر بعد ایک دوسری پولیس کار ان کے دروازے پر ٹکی اس پر کوئی بڑا آغیر تھا۔

وہ بھی اندھا بنا۔ اس کے ساتھ دو سب انسپکری تھے۔ "سسر مطرب! آگے سرے اس کی ماں سے کہا: آپ کو یہ عمارت میں گھسنے کے اندھا اندھ چھوڑی ہے۔ ہم یہاں آپ کی حفاظت کی ذمہ داری اہل لے سکتے؟"

"پھر ہم کہاں جائیں گے؟ سسر مطرب نے جیسے جیسے پوچھ کر پوچھا۔

"خیر کے کسی آباد علاقے میں آپ۔ عارضی طور پر قیام کریں گی۔ یہ عمارت عارضی طور پر عمارت کی توجہ دہی میں منتقل کر دی جائے گی۔"

"آخر کیوں خواہ لوگوں پریشان کیا جا رہا ہے؟" "کمال کر رہی ہیں مجسٹریٹ آپ، کیا آپ کو اپنی زرخیز پیادری نہیں ہے؟ ہم یہ اقدم آپ کی حفاظت کے لیے کر رہے ہیں۔ آپ براہ کرم مین گھسنے کے اندر ہال سے روانگی کے لیے تیار ہو جائیے؟"

سسر مطرب کچھ نہ بولی، بیلا اس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار دیکھ رہی تھی، پولیس آفیسر چلا گیا۔

سسر مطرب بڑبڑاتے ہوئے تھی۔ "میں تو اپنی زندگی سے تنگ آگئی ہوں کہیں پائل نہ ہو جاؤں... چلو اپنا سامان ورت گھٹا۔"

"ہم کہاں جائیں گے تھی؟"

"سسر مطرب جھلا گئی۔

وہ قہر سے ہی تباہ ہو رہا تھا۔ وہ بلا بھی چل گئی۔

"کیا مطلب؟" سسر مطرب اسے گھورنے لگی۔

"کچھ نہیں، بیلا! تم گئی تھی وہ ان تیرہ دنوں سے بہت فوجی تھی ایسے مواقع پر جب سسر مطرب خفا ہوئی تو نہ جانے کبیل بیلا کو اس کی آنکھیں بڑی زہریلی معلوم ہونے لگی تھیں۔

"اس کیس میں نہیں کسی جگہ لاری انجینیئر ہوتی ہوئی ہے؟ فریڈ نے پوچھ کر پوچھے تھے کہ ہارنگے کا ٹکرہ ہی انول تھا؟ دفعہ فریڈی کے خواب گاہ والے قون کی گھنٹی بجی اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔ محمد کا فتن اس کیس کا دوبارہ سبب بننے لگا تھا، لیکن فتن کی ہر اٹان اسی کتے سے ٹکرا رہا ہو جاتی تھی جس کا جسم سیاہیوں کیا گیا تھا اور کان بے داغ سفید تھے۔

والہی اس سلسلے میں یہ سب سے زیادہ اہم حال معلوم ہو رہا تھا۔ سسر مطرب نے کتے کا ٹکرہ کیوں کر کیا تھا... اور خان اہل کی کسوید پر کچھ کر تھیں اور ہم خود کیوں رہ گئی تھی۔ قہواری دیر بعد فریڈی خواب گاہ سے واپس آگیا، جلد سے صوفیوں کیا کر رہا ہیں جانا چاہتا ہے اور بہت ہلکی سی ہے۔

"کیا بات ہے؟" محمد نے ٹھونکنے والی نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"بات کیا ہوتی؟... جھپٹا تم بے ہوش ہو رہے تھے، دھن سے ٹھٹھ سے ہی غافلے پر ایک لاشیں لی ہے؟"

"تھیں؟ محمد کے نیچے میں حیرت تھی۔

"اس کے سینے میں دل کے مقام پر چاقو کے گہرے وار لاشان ہے، لباس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی نئی حیثیت تھی۔ قتل ہر حال قہر چلی رات بل بال پیچھے اور وہی ہاتھ لگے بیچے۔ یہی جو ست ہو سکتا تھا؟"

تبدیل خاموشی سے ناشتا کرتا رہا۔

سسر مطرب کے مکان کی پشت والے کھنڈر میں ایک لاش ملی تھی۔ مرنے والا دی حیثیت معلوم ہوتا تھا، کیونکہ اس کے جسم پر ستوں تراش کا ٹھوٹہ موجود تھا۔ آنکھوں میں قیمتی اکوٹیاں تھیں، جیسوں سے ڈیرہ ہو کے ٹوٹ برآمد ہوئے تھے، اس سے یہ نہیں کہا جاسکتا تھا اس کا قتل دہریہ کے سلسلے میں ہوا ہوگا۔

چونکہ نالائقی شہری عمارت پولیس کے لیے درد سوزن کر رہی تھی، اس لیے سسر مطرب سے بھی پوچھ گچھ ہوئی، اس نے لاطینی لٹا ہر کی اور دھن سے پہرہ چٹانے جاتے براستیاں کیا دوسری طرف بیلا بے حد مضطرب تھی، اس نے راستہ اپنی ماں کی خواب گاہ میں کسی نہ معلوم آدمی کو دیکھا تھا۔ مگر اس کی شکل نہیں دیکھ سکی تھی، دونوں کے دماغیاں ہونے والی

"موت کے علاوہ اور کسی معاملے کا ہی یا مال میں کیا جا سکتا، مگر میں موت بھی کہوں؟ کیا ایک آدمی کی موت کا آخر دو سرور نہیں بن سکتا؟ کسی نہ کسی وجہ سے وہ سرور کا بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں، جتنا موت کی ٹی یا الی الی... میرا بس بچے کوئی اندہ ذاتی جیسے الفاظ کو دلچسپی نہ لے سکتا۔"

"جو سکتا ہے، میں گھنٹی میں آپ سے بہت بہت ہلاکتیں ہالوں میں نہیں رخصت، مگر بیلا پانچ سو ساڑھے تھیں اور جو کچھ بھی آپ کہیں گے، مگر تار ہوں گا۔"

"پرنس دارا پور اور خان اہل پر نظر رکھو۔"

"آپ کی فائست میں سرور ہے ہی حد پانچ ماں پر..."

"اں... میرا انمال ہے کہ دو پارٹوں کے معاملے میں کسی چھری پائی کا وجود نہ سے ہے ہی نہیں؟"

"کیوں...؟"

"کیونکہ... مگر وہ پائی ٹھہر کے ان لوگوں کے نام ہوں کرتی رہی ہے جن کے غور توں کو بھی ان معاملات کا سہرا نہ ہوگا۔"

تمام کیس تو انہیں انٹسپس ہے، لیکن بیلا کیوں لیا، لیکن بیان نہیں سکی موت ایک سبب ایسی ان لوگوں سے ہے جن کے نام سسر مطرب نے لیے تھے اور وہ سبب بھی اس کا اعتراف کر رہا ہے کہ اس سے خیرام کو مارا گیا تھا۔

دوسروں کو نہ رشادت کر سکی ہے اسے اسے اسی ہاتھ اس کا اعتراف کیا ہے کہ وہ بیلا مطرب ہیں، کہہ رہے ہیں؟

"پلیس دارا پور کی تصویر بھی تو وہاں پر لٹاؤ، اسے کوئی کوئی انٹل کی تصویر بھی اس کے لیے لٹاؤ، وہ بھی تھی جیسی دوسروں کی ہو سکتی تھیں، لیکن انہوں نے کتے کو جانتی ہے، تصویر دیکھ کر وہ بڑی طرف ہل گئی تھی، یہ بھی خیریں بتا چکا ہوں۔"

"لیکن شہی فعل کا نام تو شاید اس نے لیا، اسی لیے کہہ رہے ہیں جو جانتا ہوں، شاید انہوں نے اس کی حالت مائل ہے۔"

"اگر بات ہو تو وہ کسی ایسے کتے کا لٹاؤ ہوگا جس کی دھڑ سے خلیا مل رہا تھا، ہاں؟"

"میں سنا؟"

"نہیں، آپ کے خلاف کسی قسم کی سازش ہو سکتی ہے؟"

"نہیں، اس نظریے کے تحت بھی میں اس کیس کا جائزہ لیتا رہا تھا؟"

"پھر آپ نے پارٹوں کا ٹکرہ کیوں چھوڑ دیا؟"

"کیونکہ اس رات جب تم دھن سے نہیں لے کر ہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی دشمن پارٹیاں ہیں اور وہ ڈرا تا نہیں اس کیس کو، بلکہ شہیتہ است اور زندگی کا کیل ہو رہے ہیں۔"

"مگر یہ کیل کم از کم میری جگہ سے تو باہر ہی ہے؟" محمد نے کہا۔

"کیوں...؟"

"آرہ سب کچھ اسی لڑکی کے لیے ہو رہا ہے تو وہ اسی آدمی کے پھر کیوں نہیں کر دی جاتی؟ سسر مطرب کی حمایت حاصل ہے، آخر اس جنگ سے سے کیا فائدہ ہے؟"

"میری اور کھانا ہے کہ وہ اس کی شادی پر کیوں رہنا مند نہیں ہوتی؟"

"اسے دیکھنے کی بجائے میں اپنی آنکھیں ہی بند کر لینا پسند کرتا ہوں گا۔"

"زیادہ یاد ہوئے کی ضرورت نہیں، میں اپنی اس جوڑ کا رد عمل اس پر دیکھنا چاہتا تھا، لہذا میں نے دیکھ لیا۔"

"کیا دیکھ لیا؟"

"یہی کہ اس جوڑ پر وہ بڑی ہرے خوں ہو جاتی ہے؟"

"اس سے آپ نے کیا اندازہ لگایا ہے؟"

"یہی کہ معلوم اس کی گردن کٹ جائے، لیکن وہ عید سے بیلا مطرب کی شادی نہیں ہونے دے گی، اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ جنگ کرنے والی پارٹوں میں سے کسی ایک کی طرف دبا ہے؟"

"میں کہتا ہوں! اگر وہ آپ کی جوڑ پر مادہ کر دیتی تو کیا ہوتا تھا؟"

"شادی ہی ہوتی، عید صاحب! اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا، کیونکہ ابھی تک شادی کا بدلہ دریافت نہیں کیا جاسکا۔"

"دیکھو، میں غبی معاملات میں آپ کی ڈکٹر شپ نہیں برداشت کر سکتا ہوں گا۔"

"کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ اس میں کوئی غلطی نہیں کر رہے؟"
"حالت نہ کرو۔"
"بہتر ہے مگر ہائی کے بارے کو اتنی اذیت دلاں ہے کہ وہ ہشت کر سکے۔ بہتر ہے نہ اب؟"
"تو میں ایک سال سے ہاتھ بندھے ہوں۔ روتے ہوئے گھوڑا تیار ملے گا۔"
"قالہا اُس نے بھی اس سلسلے میں آپ سے بحث کی ہوگی۔"
"میں ہانپتا ہوں کہ خدا کا دم نکلا جا رہا ہے۔ فریدی ہو گیا۔"
"مگر نہیں! اس کا رونا تو نہیں سمجھتا تھا۔"
"نقل و حرکت پر عید اس طرح آچل پڑا۔ جیسے کسی نے پشت پر سحر مارا ہو۔" اب میں کچھ نہیں کہوں گا۔ وہ غصیلی آواز میں بولا۔

ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس نے کار چوڑی۔ یہاں ایک آدمی گھوڑے سمیت موجود تھا۔ عید دل ہی دل کی تان کھانا ہوا۔ گھوڑے پر چڑھ گیا۔ کار و فلاح کو واپس لے جاتی تھی۔
"اُسے تاؤ اس لیے آ کر ٹھکانا گھوڑے نے اُسے دیکھ کر ہنستا شروع کر دیا تھا۔ فلاحوں میں کاؤ بواؤ کو دیکھ کر اُن سے شعل ہوئی تھی۔ برانا افسانہ ہے۔ لیکن اُن کا لباس پہن کر کسی مہذب ملک کے شہروں میں گھوڑا دوڑاتے پھرنا اور بات ہے۔ یہاں تو عید ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے کسی سرس کا اشتہار ہاتھ اٹھا ہو۔"

"غصوں سے اونچی چست ہفتوں سب رنگ کی دامنٹ لکے میں سرخ رنگ کا اسکارف، کمرے کے گرد کارٹوں کی پتی تھی جس کے دونوں جانب ہوش رکھنے ہوئے تھے۔ کاندے پر رائفل بھی تھی۔"

"گھوڑا جو سحر روتے ہوئے سر پر دوڑ رہا تھا اور دیکھنے والے قہقہے لگا رہے تھے عید کو اس کی سی بڑا نہیں لگتی کہ وہ ایک بھری پڑی ہوئی پر اس طرح گھوڑا دوڑا رہا ہے۔ وہ تو جلد از جلد آبادی سے نکل جانا چاہتا تھا۔"

"خدا خدا کے! غصوں اور غلوں کی تازیوں سے اُس کا بیچا پھوٹا ہوا ہوا ہے۔ ہاتھ لکھتی ہی دم لینے کے لیے گھوڑے کو سست رہنا رہی پر گھوڑا گھوڑا۔"

"مگر گھوڑی دیر بعد اُسے خیال آیا کہ وہ اسے ہی بھڑکائی

غوڑیوں تیز تھا۔ ایک سال میں عیدیں سمجھوں گا۔"
"میں نے آج تک غلوں کے گلے میں قدم ہی نہیں رکھا۔" عید نے اپنے دونوں کان پکڑتے ہوئے کہا۔ "مجھے تو سنا ہے کہ وہ لگے۔"
"کیا لگتے ہو؟" عید نے تقریباً پندرہ میل تک گھوڑے پر سفر کرنا ہوا۔"
"میں لگے سے پرچی سحر کر رہا ہوں۔ بشرطیکہ آپ مجھے ایک ماہ کی چھٹی دلاویں۔"
"اس کیس سے فتنے کے بعد میں ایک ہی چھٹی لول گا۔"
"فریدی نے کہا تھا کہ یہ ہے کہ یہاں میں دلوں تم۔"
"وہ کوئی شک ہے۔ مگر سحر گھوڑے پر نہیں ہوگا؟"
"تو میں شکار ہوں کہ یہاں میں تیر ملی کی طرف لے جاتا ہے۔ آج کل غلوں اُٹل لپٹا رہی کے ساتھ وہیں شکار کھیل رہا ہے۔"

"اوہ۔۔۔ غلوں افضل۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ وہ ہر حال میں اپنی چھٹی کی سی حرکتیں کرتا ہے۔ خصوصاً شکار کے معاملے میں۔۔۔ کچھ بولنے کا شپ کے لباس میں گھوڑے پر آوارہ گردی کیا کرتا ہے۔ اسی قسم کے مجھے لگتا ہے۔۔۔ سنا ہے اُس کا اور اُس کے بچے کا اور بھی کار و فلاح کا سا لگتا ہے۔"
"تو پھر۔۔۔"
"کچھ نہیں۔"

"غیر خیال ہے کہ ایک زمانے میں تم بھی اس خط میں مبتلا رہ چکے ہو اور غلوں سے پاس ہی پاس تو محسوس ہوا۔"
"جی ہاں۔"

"میں تو پھر اب اس ایڈیٹر کے متعلق خود ہی سوچو۔۔۔"
"تو میں ان لوگوں سے مل بیٹھا ہے۔"
"کیا ایک آپ میں جانا ہوگا؟"

"سب کو مل بیٹھنے دیا ان لوگوں نے۔۔۔ اگر ان کے خلاف آپ کا شہرہ مست ہے تو پھر وہ مجھے بچاتے ہی ہوں گے۔ کم از کم میری شادی کی خبر پڑھ کر انھوں نے میرا ہوا نہ سا چہرہ دیکھنے کی کوشش ضرور کی ہوگی۔"

"یقیناً کی ہوگی۔ فریدی مسکرایا۔ اسی نے میں چاہتا ہوں کہ ایک آپ میں شہرہ۔۔۔ زیادہ سے زیادہ وہ خدا پر بھرتا بنا کر رکھ دیں گے۔"

"بھلا اس سے کدو سیلا ہے اس طرح غلوں کو دلا۔"
"میں نہیں سمجھا اس کو نہیں کہ یہی وہ ایک ہندو تھا۔"
"میں وہوں سے ایسی ہی باتیں کی جاتی ہیں ابھی تم کہہ رہی تھیں؟"
"سیلا! مسٹر مغرب دانت ہیں کہ ان کو کدو سیلا دلا۔"
"اگر تم نے کسی سے بھی اس کا ذکر کیا تو میں تمہیں کچل کر رکھ دوں گی۔"

"کیونکہ عید جیسے ہی کوئی میں داخل ہوا کرل فریدی کہ ایک آپ میں دیکھ کر اُسے بڑی حیرت ہوئی۔ کیونکہ کالی عید سے اُس نے اسے ایک آپ میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ بہت ہی خاص مواقع پر ایک آپ کی خدمت سے محسوس کرتا تھا۔"

"کیا خبر ہے؟" اُس نے عید کی طرف دیکھ کر پوچھا۔
"پرنس دارا پور آ گیا۔ عید نے جواب دیا۔"
"کیا سلا ہے؟"
"وہ سوئس ماہر کے گھارے سے لہم لیا ہے۔"
"کب کی خبر ہے؟"

"غیاث دل مجھے نہیں نے اُسے اٹھارو گھنٹے پر الوداع کہا تھا۔"
"سیٹ کب تک کرانی تھی؟"
"مجھے پتہ نہیں۔۔۔ تاریخ میں نے غرت کی ہے۔۔۔ مگر آپ کہاں چلے؟"

"تم بھی چلو گے۔ فریدی نے کہا، پھر کچھ سوچتے جا۔"
"میں۔۔۔ میں تو چلوں گا۔ یہ ہے کیا آپ کو معلوم ہے۔۔۔ کہ ڈی اینی۔۔۔ جی ٹی نے بیلا اور اُس کی ماں کو شہر میں سناٹا کر دیا ہے۔ وہ پرنس کے پولیس اسٹیشن کے اوپر والے کھیت میں ہیں۔"

"مجھے ظاہر نہیں تھا۔ یہ اچھا ہی تھا ہے۔"
"مسٹر مغرب نے ہم لوگوں کے خلاف رپ رپ کرادی ہے کہ ہم اُسے بیلا کی شادی پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔"
"یہ اس سے بھی اچھا ہوا ہے۔ فریدی نے بے پرواہی سے شال کی کوشش دی۔"

"تو پھر صاحب میری چھٹی ہے۔ پرنس دارا پور تو دم لگا۔"
"نہیں اب میں نے ایک ہی مل دی ہے۔ ہاتھ مارنے کے لیے

"اُسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ اس کا شالہ بھی دروازہ اس میں کسی دھت میں دھنکی کی کھٹ پھلا ہو سکتی ہے۔"
"میں نہ بتاؤ مجھے اس کا سلا ہے؟ مسٹر مغرب گراہی لگے۔۔۔ کچھ نہیں۔"
"کچھ نہیں کی ہوگی؟ کیا تو انداز ہو جاتی ہے؟ نہیں دیکھتی کہ میں کتنی پریشان ہوں۔ پرنس دارا پور میں کتنی ہے؟"

"میں نے کہا کہ ہے؟"
"دیکھ سیلا میں بہت بڑی طرح پریشان آؤں گی۔"
"مٹی تم خواہ خواہ غصا ہو رہی ہو۔ مجھے نے کہا تھا، ہر قسم میں نے کہا کہ غرت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیا ان دونوں میں ہم ہم ہیں ہی نہیں ہیں؟"
"باتیں مت بنایا کر۔۔۔ مجھے تقریریں نہیں چاہئیں گی سبھی۔"

"ایک ایک سیلا کو غرت آگیا۔ بالکل ایسا ہی معلوم ہوا جیسے اُس پر دلوں کی سی لادی ہو گئی ہو۔ خود سیلا بھی ہی محسوس کر رہی تھی کہ اُس سے کوئی نئی حرکت سرزد ہو رہی ہے۔ تم ہمیشہ تقریروں کے لئے دیا کرتی ہو۔ اب تم بتاؤ کہ کچھلی رات تمہارے کمرے میں کون تھا؟"
"مسٹر مغرب سنا ہے میں آگئی اُس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا تھا۔ وہ دیوار سے لگ کر کھٹی چھٹی سی آنکھوں سے بیلا کو دیکھ رہی تھی۔"

"کیا ایک رہی ہو تم؟ وہ پھر انی آواز میں بولی۔"
"ہو سکتا ہے میں نے خواب دیکھا ہو۔ سیلا نے طنز سے بچے میں کہا۔" مگر وہ خواب بھی بڑا ہی ایک تھا۔ تم کسی سے لاکھ پے میں میں اسودا کر رہی تھیں؟"

"دفعتاً مسٹر مغرب بیلا پر چھٹ پڑی اور اُسے اس پر گرا کر دونوں آنکھوں سے بینا شروع کر دیا۔ کینی کتیا! کتیا! بد قیزی کرتی ہے۔ ذلیل۔۔۔ میری یہ خیال نہیں دفن کو دھکی۔"
"مارو۔۔۔ غور۔۔۔ مارو۔۔۔ مگر نہیں بتلا پڑے گا۔ میں بھی تمہاری بیٹی ہوں۔۔۔ تم سے کم نہیں ہوں۔"
"مسٹر مغرب کے ہاتھ ایک تخت سست پر گئے اور پھر وہ لگے چوڑ کر رہے ہٹ گئی۔"

"نہیں مارو۔۔۔ سیلا نے میں ہی پرنس دارا پور کی تہہ بیوں گئیں۔ ماری ہو۔ مٹی کر میں ہر حال میں۔۔۔ لیکن میں میری ہر لیل کی طرح اپنا سودا نہیں بھونے غلوں کی بھینوں؟"

میرا ایک طرف ہٹ گیا اہل ہی تو کرکڑا ہوا تھا۔
 یہ سوا تھیں بہت پہلے گاہک گاہک اس نے کہا۔
 شائیں وہ چوڑے کا چاک اہل کے شانے پر پڑا۔
 لیکن ساتھ ہی وہ اہل کے ماتھے پر بھی آگیا۔ وہ لوہے سے
 چمچیں پینے کے لیے نکل رہے تھے۔ عید کو کھڑا تھا شا
 دیکھتا رہا۔
 ہمارا ایک خان اہل نے چاک چھوڑ کر ٹوڑی پر ٹکنا
 دھبہ کر دیا۔ اہل قصبے کی ساٹھ سے ٹکڑا کر زمین پر گر گیا۔ اب
 پھر خان اہل نے دھبہ چاک ہی دھبہ کر دیا۔ اہل
 زمین سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چاک کی شائیں
 سے بچنے کے لیے کالی جھڑی پر پڑی تھی۔ کسی اچھی جگہ
 چاک پڑنا بھی اچھا۔
 بولو۔ بتاؤ۔ تمہیں نشانہ ہوا یا نہیں؟ خان اہل کہہ
 رہا تھا اور اہل ہمارا بھی برسا رہا تھا۔
 "خان ہیں اس قدر گرتا ہوں۔۔۔ وہ عید کے کھڑا تھا۔
 "نہیں تم جاکو شش رہو کیپٹن اسے اپنی قوت پر بیا
 طرود ہو گیا ہے۔ سنا کر وہ کہتا ہے ہاں سے بلی نکالنے کے
 لیے تیار رہنا ہے۔
 "نہیں تم سے چمکی ہمارے نہیں مانگوں گا ہا ہا۔ اچھی جب
 تمہارا بوجھ بڑا ڈھل ہو جائے گا پھر دیکھنا۔
 خان اہل کا ماتھا اور تیزی سے چلنے لگا۔ چاک بھی
 اہل ہر پڑنا اور کبھی زمین پر۔۔۔ کبھی کسی عید کو بھی اچھا اور
 اچھل کر پڑنا پڑنا تھا۔ کیونکہ خان اہل کا ماتھا بڑا ڈھل
 انداز میں تھل رہا تھا۔
 عید کی گھڑی میں آکر ہمارا کس طرح یہ بگاڑ کر دیکھا
 بڑا خان اہل اہل قصبے کی قوت کا مالک تھا۔ اس کا
 ماتھا مست ہونے کی بجائے سر پر کھڑی ہو جاتا تھا۔
 اچانک ایک بار چاک کے زمین پر سے ہاتھ اڑا کر
 زمین پر پڑنا تھا کہ عید تار یک ہو گیا۔ اس طرح خان اہل
 سے پناہ مل سکی۔ وہ چپ چاپ مجھے سے چل کر کھینک گیا تھا۔
 پرنس کے قتل کے کئی دنوں کے بعد خان اہل کا ایک قریبی
 پہلے چل کر چلائے الیمان کا ماتھا لیا۔ میں منوں میں
 اب وہ کھڑا تھا کہ کھڑی تھی، لیکن اس کے برخلاف اس
 نے اپنی سال کے چہرے پر الیمان نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوا تھا

کر جیسے وہ پہلے آکر خود کو اور زیادہ غیر محفوظ سمجھنے لگی ہو۔
 ان دونوں کے درمیان ابھی تک کشیدگی باقی تھی۔
 جلتے کیوں سیلا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان دونوں کے
 درمیان ایک شعلہ سی حال ہو رہی ہو لیکن پچھلی گھڑی کے
 بعد اب تک ان دونوں میں کوئی ناخوش گوار کشیدگی
 نہیں بچی تھی۔ دوسرے پہلے بھی سوئی گئی تھی کہ اس کی سال
 اس سے بڑے سے خطرہ ہے۔ حالانکہ ستر مطرب نے خلی کا الیمان
 ہی نہیں کہا تھا۔
 اس واقعے کی یاد سیلا کے لیے ایک متعل ذہنی مطلق
 بن کر رہ گئی تھی۔ پھر وہ کھن تھا اور اتنی رات گئے۔ اس کی سال
 کے کمرے میں کیا کر رہا تھا؟ ان دونوں کے درمیان جو کشیدگی
 بچی تھی، اس کا کیا مقصد تھا؟ کاش وہ پوری گفتگو سن
 سکی ہوتی۔
 اس وقت دونوں نشست کے کمرے میں بیکار بیٹھی تھیں
 قصبے کے قصبے کے چہروں پر پریشانی کے آثار نظر آ رہے
 تھے۔ وہاں کسی نے دروازے پر دستک دی اور ستر مطرب
 اس طرح ہو گیا پڑی جیسے وہ دستک اس کے لیے کوئی بہت
 بڑی پریشانی لائی ہو۔ اس نے آنکھ کو دروازہ کھول دیا۔
 کرنل فریدی نے نرم لہجے میں کہا: "خاتما نہیں نے آپ کو
 ناوقت تکلیف دی ہے؟"
 سیلا اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔
 "کوئی بات نہیں؟ ستر مطرب نے میری تھپی آواز میں کہا۔
 "تشریف لائے۔ یہ بلاد میں سے کمرے میں پہلی تھی۔
 "آپ یہاں ملتان میں یا نہیں؟ فریدی بیٹھا تھا۔
 "بہت۔ ستر مطرب زبردستی مشکل کی یہ اگر یہاں آج ملان۔
 ہو سکتا تو پھر مجھے دنیا کے کسی گوشے میں ہی الیمان نصیب
 نہ ہوگا۔
 "کاش پولیس نے آپ کی پہلی بانگ شکایت پر یہ انتقال
 کیا ہوتا فریدی نے کہا۔
 "مگر میں نہیں سمجھ سکتی کہ مجھے کب تک خانہ بدوشی کی
 زندگی بسر کرنی ہوگی؟
 "میں پرسنل ایسا ہی ہے کہ یقین کے ساتھ کہہ دوں گا۔
 ہاں ستر، دیکھو وقت تو ضرور ملے گا۔
 ستر مطرب چھوڑی دیر تک خانہ بدوشی رہی پھر پہلی
 دیکھیے اس دن آپ خفا ہو گئے تھے لیکن میری کھوار ہوا

کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ عید بہت اچھے آدمی
 ہیں۔ ان سے بہتر شوہر سیلا کے لیے بلنا مشکل ہے لیکن ٹیڈ پھر
 ہی بچوں کو ملے۔ ستر مطرب نے اس سے کہا۔
 "دشوار میں پروردگار الیمان پالا جاسکتا ہے عطر ہی شکر ایا۔
 "نہیں یہ دشوار ہی الیمان ہے کہ میں خود ہی۔۔۔ اس نے
 جملہ بولنا نہیں کیا۔
 "آپ نے مشکل سے کہیے، ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے
 کسی کام آسکوں۔
 "دیکھئے، ہفتہ دراصل یہ ہے کہ ہمارے دن خرابان
 سے باہر شادیاں نہیں ہوتیں۔ درباب تک تو میں کسی
 دکانی کے دو کے لیے تھی جاتی کیونکہ ساری دنیا کی عورتیں
 دولت مند داماد چاہتی ہیں۔
 "تب تو واقعی میں کہہ نہیں کہہ سکتا؟ فریدی نے سر ہلا کر کہا۔
 "اس مسئلے میں آپ کے بڑی ریاقتی کی ہے۔ فریدی میرے
 تعویذ بیان کی تردید میرے ہی نام سے کرادی۔
 "وہ میں نے آپ کی بہتری کے لیے کہا تھا، اگرچہ معلوم
 ہوتا کہ آپ جس روایات کو برقرار رکھنے کے لیے یہ ہنگاموں
 کا مقابلہ کر رہی ہیں تو میں احتیاط کرتا۔
 "تمہاری ہانتی کہ لوگ کہیں ہمارے لیے پڑے ہیں؟
 "مطرب صاحب نے ایسی کوئی بڑی رقم چھوڑی ہوگی۔
 جس کا ہم بہت کم لوگوں کو دے گا۔
 "اس کے متعلق مجھ سے زیادہ کوئی جان کے گا۔
 "تو کیا میرا خیال دیکھ ہے؟ فریدی نے اس کی آنکھوں میں
 دیکھنے چھپے پوچھا۔
 "نہیں ایسی کوئی بات نہیں انھوں نے ایسی کوئی رستم
 نہیں چھوڑی تھی تو کہہ ہی ہے ستر متوہل جانا دکانی شکل میں ہے۔
 "مطرب صاحب بھی ذی حیثیت لوگوں میں سے تھے۔
 "اب اس کا ذکر ہی فضول ہے۔ ستر مطرب نے کہا۔
 ادنیٰ ایک فتنی ماس لی۔
 "میرا خیال ہے کہ ان کا طعنے ادب اب بھی بہت وسیع
 رہے ہوگا۔
 "جی ہاں۔
 "کہا آپ نے لوگوں نے؟ جیسا کہ میں نے جن سے بہت
 قریبی تعلقات تھے۔
 "جہاں کے لوگوں اس سوال پر ایک لمحہ کے لیے اس

کے چہرے کی رنگت ازلی، مگر پھر اس نے منہ کر کہا: جہاں
 نہیں بیکے بنا سکتی تھی مجھے کہا تھا۔
 یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔
 "عجیب کہوں؟
 "موسیٰ صبر، عورتوں کو عورتوں کے دوستوں کے متعلق
 سب کے ملزم ہوتا ہے۔
 "مجھے ان کے دوستوں سے کوئی شک نہیں تھی۔
 "آپ کو یقین ہے کہ آپ غلط بیانی سے کام نہیں
 لے رہے ہیں؟
 "کیا مطلب؟
 "میں اس کی مطلب ہے کہ میں ان کے قریبی دوستوں
 کے نام اور سے چاہتا ہوں۔
 "فریدی نے کسی طرح آپ کو نام اور سے مل بھی جائیں
 تو آپ اس کیسے کے سسے میں کیا کر سکیں گے؟
 "مجھے انکس ہے کہ میں اس قسم کے حالات کے جواب
 میں اپنے آپ کو ذرا بھولوں۔
 "اگر میں یہاں ہوتی ہوں تو مجھے۔۔۔ ایسے حالات
 سے گزرنا ہی اسی کیل میں ہے۔ ذہن پر کڑا ہی خیر پڑتا ہے
 آن کل میں جو کہ کوئی بھول زبان پر نہیں آتا اور جو ذہن میں
 ہی نہیں ہوتا، اس سے نکل جاتا ہے۔
 "تذکرہ بات ہے؟ فریدی نے کہا: "میں تو میں عرض
 کر رہا تھا کہ میں نے ایسی ایسی رقم لا جانا کہ ہم آپ کو بھی نہ
 بھیس کی ملک میں بولانے والی ہو۔
 "جہاں کہیں کہیں ہاں ہے؟ آپ خود سہجے۔
 "ایسے ہنسے کیسے میرے پاس آچکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ
 ستر مطرب کو اس کا موقع نہ ملا ہو کہ وہ آپ کو رہ سکتے۔
 "بجائے ایسے لوگ دیکھنے میں آسکے ہیں جو کہ دونوں کے
 ملک بہتے ہیں لیکن کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا ہے۔
 "بعض لوگوں میں یہ خیال بھی ہوتا ہے کہ مرنے وقت اپنے عزیز
 کو کوئی بہت بڑی خوشی دے جائیں مگر مطرب صاحب
 کا انتقال ایسا تک ہوا تھا کہ میں اپنی معلومات کی بنا پر
 کہہ رہا ہوں اور ان کا انتقال گھر میں ہوا تھا بلکہ ایک
 سفر کے دوران میں ان کے قصبے کی حرکت بند ہو گئی تھی۔
 "میں آپ کی معلومات کو چیلنج نہیں کروں گی۔ ستر
 مطرب مسکرائی۔

"پھر کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ جو کچھ انھوں نے تاخیر وقت کے لیے اشارہ کیا ہو وہ آپ سے نہ کہہ پائے ہوں؟"
"نہیں ہے وہ سب مطلب کے ساتھ ہی ہوئی ہوگی۔"
"مگر ہو سکتا ہے کہ ان کے کسی قریبی دوست کو اس کا علم ہو وہ بھی بولا ہو تو کیا ایسے ہیں بھی میرے پاس آج کے لیے؟"
"ابھی بات ہے بہتر مطلب ہے ایک نیکول سنا جس نے کر کہا۔"

"نہیں اپنی یادداشت پر زور دے دوں گی۔ شاید کوئی ایسا دوست نکل ہی آئے جس پر وہ احتجاج کرے رہے ہوں۔"
"خوشی اور تنگ خاطرگی ہی پھر سب مطلب ہے ایک اور نام لے لے دو قریبی حبيب سے ٹوٹ ایک نکال کر نام ادا ہوتے ضرور کرتے نکال۔"

"کوئی اور بڑا سبب مطلب نے خاموشی اختیار کر لی فریدی بھی کھڑکی سے باہر دیکھتا رہا۔ ٹوٹ ایک اس کے زالو پر کھلی رکھی تھی۔"

"کیا... آپ ایک اور نام اور بھی نہیں یاد کر سکتیں؟"
"اس نے کچھ دیر بعد پوچھا۔"

"ایک کیا... ممکن ہے ابھی دس اور ہوں لیکن... مجھے انھیں سب سے کم میرے علم میں نہیں۔"

"یہ تو بہت بُری بات ہے سبب مطلب اب بہت بُری..."
"اب نہیں کیا کروں؟ سبب مطلب نے خاموشی گواہی دے دی کہ اگر ایسے معلوم ہوتا کہ اس قسم کی کوئی افتاد پڑے گی تو ان کے دوستوں کا شجرہ نسب تک ذیلی یاد کرنے کی کوشش کرتی۔"

"خان افضل ایسا نام نہیں ہے مگر وہ جو یاد نہ آ سکے۔"
"فریدی نے کہا اور سبب مطلب اس طرح آہل بزمی جیسے کسی سے اچھا لے دیا ہو۔"

"نہیں کسی ضمن افضل کو نہیں جانتی؟ وہ خوف زدہ آواز میں بولی۔"

"نہ جانتی ہوگی یا فریدی نے آٹھتے ہوئے بے پردہ ان سے کہا۔ پھر چنانچہ اسے ٹھوسے رہنے کے بعد بولا۔ تم یہاں سے باہر تو ہم نہیں نکال سکوگی اور نہ ہی کسی سے مل سکوگی اور نہ کوئی تم سے مل سکے گا۔ پھر وہ دروازے کی طرف رخ کر گیا۔"

"پہلی رات کا ہنگامہ اس وقت بھی کچھ نہیں ہو سکا تھا۔ اس نے دونوں باپ بیٹے کو اکٹھے دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ قطعی یہی کہا جا سکتا تھا کہ پہلی رات وہ ایک دوسرے کے نکلنے کے لیے لڑے ہوئے ہوں گے۔ انھوں نے ایک ہی میز پر ناشتا کیا تھا اور اب بیٹے کے باہر بیٹے آنے کے شکار کا پرہیز کرنا سہا ہے۔"

"ہیلو کیشن! آج کل عید کو دیکھ کر شکر لایا تھا۔ پہاڑوں کے اوپر ہر طرف کا شکار ہوتا ہے؟ خان افضل نے بیٹوں کی طرف اشارہ کر کے حیرت سے کہا۔
"تو پھر ادھر ہی چلیں گے؟ عید بولا۔
"یہی خیال ہے۔"

"ان میں سے کسی نے پہلی رات والے واقعے کا حوالہ تک نہ دیا اور ان کے چہرے پر خوشنودی کے آثار بھی نہیں نظر آئے۔ کتنے عجیب باپ بیٹے تھے؟ شاید وہ کاؤنٹر پر ہی اتنے وحشی نہ ہوتے ہوں جن کی افضل پر دونوں تھے۔ ان دونوں کی اسٹندی عید کے لیے بڑی دلچسپ ہو سکتی تھی۔ دس بجے عید اس پارٹی کے ساتھ ہر فرد کے شکار کے لیے روانہ ہو گیا۔ جو وہ گھوڑے چیل کے کنارے دوڑ رہے تھے۔ پھیلوں کا شکار کھیلنے والوں نے بھی افضل کا غیر نظر نہ سے ان کی طرف دیکھا۔ خان افضل کا گھوڑا عید کے گھوڑے کے برابر ہی چل رہا تھا۔ عید نے اچل کے بائیں گال پر ایک آجری پٹی سی نیلگوں لکھ رکھی۔ شاید چاک کا نشان تھا۔ اس سے پہلے بھی کسی ہرن کے شکار کا اتفاق ہوا ہے؟ اچل نے اس سے پوچھا۔"

"جی نہیں! ان نئی نئی جانوروں کے شکار کرنے کا قانون نہیں ہوں؟ عید نے جواب دیا۔"

"اچھا تو تم شاید واقعی مارتے ہو؟ اچل نے طنز سے پوچھا۔

"جیسے میں کہا۔ مگر دانت کون اٹھا رہا ہے؟"

"ایک چینی ڈریسٹ؟ عید بولا۔ جس کا نام ڈاکٹر جیام جی ہے؟"

"دلچسپ آدمی ہو؟ اچل مسکرایا۔

"مگر عید صبح ہی سے سوس کر رہا تھا کہ وہ اسے ابھی نظروں سے نہیں دیکھتا۔ تاہم اس نے پہلی رات کے واقعات کی خبر زندگی کا رتہ عمل تھا یا اور کچھ...
"چیل کے کنارے افضل نے ایک لمبا ہنر کر لیا اور

"پھر ایک چھوٹے سے درخت میں گھسنے لگے۔
"وہ زیادہ لمبی نہیں تھا۔ عید نے پہلے ہی ایک آدھ بار ادھر آج کا تھا۔ درخت سے نکلنے کے بعد پھر وہ کھلے میدان میں آ گئے۔"

"نشانہ کیا ہے؟ اچل نے عید سے پوچھا۔
"بہن! تو نہیں سنا ہے؟ کوئی خاص نہیں؟ عید نے بے دلی سے جواب دیا۔ وہ پھر سمجھنے لگا تھا کہ اگر یہاں کوئی بھی گیا ہے۔ اگر ساتھ ہی ساتھ کام ہی تھا تو کیا خود اس طرح قوس سے بیٹھ کر کھیل سکتا تھا؟ ایک جگہ سب رنگ گئے خان افضل، قوس کی طرف مڑا۔

"کیوں؟ اب یہاں یہاں کہ تم ہماری طرف کیوں آئے ہو؟
"آفس کو ظم ہے کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں؟"
خان افضل نے تہقید نگاہ۔

"اچل! عید کو کینہ توڑ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
"دیکھو... کیشن... اسے کسی طرح بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ ہم لوگ کوئی غیر قانونی کام کر رہے ہیں۔ اگر تو گول کا خیال ہے کہ خان افضل آفریقا کے ڈال ہے، لیکن اسے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔"

"قطعی نہیں ثابت نہیں کیا جا سکتا؟ عید بولا۔
"پھر تم کیوں بھیجے لگے ہو؟"
"ابھی بات ہے نہیں واپس چلا جاتوں گا۔"

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے؟"
"پھر یہ سوال اٹھایا ہی کیوں تھا؟"
"بہن! تو نہیں خیال آ گیا۔ عام لوگ میرے شعلق اچھی رائے نہیں رکھتے؟"

"اگر اس میں ملے تو عام آدمیوں کا قتل عام ضرور کرنا ہوں؟ اچل بول پڑا۔
"کیا بھلا اس سے؟ خاموش رہو؟ خان افضل نے اسے ڈانٹا اور پھر عید سے بولا۔ سونگ کہتے ہیں کہ میں نے ساری دولت ڈاکے ڈال کر اٹھ لی ہے اور اتنا چالاک ہوں... کہ پولیس آج تک میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں دیا کر سکی؟"

"جسب اس کی کوئی اسیولت، ہی نہ ہو تو ثبوت کہاں سے ملے گا؟ عید نے کہا۔
"پاپا... اس کی باتوں میں ڈاکا یہ بہت خطرناک آدمی ہے؟ اچل بولا۔"

"جی ہاں! اس کی باتوں میں ڈاکا یہ بہت خطرناک آدمی ہے؟ اچل بولا۔"

"میں نے قصص دیکھا اس کے سے مولا تھا۔ خان افضل نے قہقہے میں کہا۔
"نہیں! انھیں ہی اپنی سنانے دیجیے؟ عید نے ہنس کر کہا۔

"اچھا! تم میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو؟ خان اچل کی ہنسی سن گئی۔

"یاد تم کوئی خاص سوشل ڈانکر دیکھا یا فریدی ہے کہ ہر معاملے میں دلیل اٹھانے کے لیے؟

"بہن! خاموشی! اچل گرجا اُن کا نام تو بولو اور کے ہولٹر پر چلا گیا تھا۔

"اُن کا بارہ آدمیوں میں شاید چار اُس کے ساتھی تھے۔ عید نے اُن کے ہاتھ بھی پکڑے اور ہی ہنسنے لگے۔
"اچل! کیا تمہارا دم مارا خراب ہو گیا ہے؟ خان افضل نے قہقہے میں کہا۔"

"جائے دو چھوٹے خان؟ اچل کے سامنیوں میں سے ایک نے اسے آنکھ مار کر کہا۔

"اچل خاموش ہو گیا۔ مگر اب خان افضل اسے اور اُس کے چہرہ پر ساری خاموشیوں کو ہادی مادی سے گھور رہا تھا۔ عید نے اُس کی آنکھوں میں قہقہے کی جھلکیاں دیکھیں۔

"اچل! کیا ہے تمہارے دل میں؟ قوس اُس نے جاری آواز میں پوچھا۔

"کچھ نہیں پاپا... جیلا میرے دل میں کیا ہوتا؟"
خان افضل نے ایک لمبی سانس لی اور بولا۔ "شکار نہیں ہو گا۔ ہم واپس جاؤں گے؟ اچل ہنسنے لگا۔

"تمہاری مرضی؟ اُس نے کہا۔ ہوتا تو اچھا تھا۔ نہ ہو گا، ہم واپس چلیں گے؟ اُس نے اپنا گھوڑا پہاڑیوں کی طرف موڑ دیا۔

"خیر، ساتھ چلو؟ خان افضل نے کہا۔

"نہیں! میں پہلے چلوں گا۔ وہ خطرے پر آمادہ ہو کر چلا اور اُس کا گھوڑا اس پر دھڑکا تھا اور اُس کے پیچھے اُس کے چاروں ساتھی تھے۔

"ہیلو کیشن! اُسے آگے نہ جانے دو۔ مجھ سے زیادہ اُسے اور کون جانے گا؟ آج کل وہ کسی پکڑش ہے پتا نہیں کیوں میرا ذہن بھی ہو گیا ہے؟"

"خیر! لوگوں نے بھی اپنے گھوڑے اسی سمت ڈال دیے۔"

جس وقت اہل ہارٹ تھا۔
 اس بات کا نتیجہ ہے آپ کو؟ عید کے افضل سے پہلے
 وہ بچے قتل کرنا چاہتا ہے؟
 اسے قتل کرتے ہیں آپ ہی؟ عید ہنسنے لگا۔
 یقیناً کوئی کوشش؟ وہ میری ہی اولاد ہے، میں اس کی
 آنکھوں سے اس کے دل کا حال معلوم کر رہا ہوں؟
 لیکن ایسی اولاد میری محمد میں نہیں آسکتی جو باپ کو
 قتل کر دے؟
 یہاں کیا نہیں ہوتا؟
 لیکن وہ آپ کو کیوں قتل کرنا چاہتا ہے؟
 بچہ نہیں، شہزادہ زیادہ وفادار ہے، میری دولت سے
 محروم نہیں رہنا چاہتا؟
 یہ ممکن ہے آپ کو دھوکا کھانا ہو یا جمل ایسا نہیں
 ہو سکتا؟
 تم اسے کیا پالو؟۔۔۔ اوقاتِ بچہ صوفہ عزیز بڑھو یا اس
 نے سچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ سپہ سالار ملک، ہنسنے
 سے پہلے ہی آپ کا لڑنا ہے، تاکہ ہم سب ساتھ ہی دوسرے
 میں داخل ہو سکیں؟
 پھر صفہ عزیز دقتا، گھوڑوں نے جو نیچال سا پیدا کر دیا۔
 خانِ افضل برا لڑنے گھوڑے کو ایڑے لگاتے جا رہا تھا اس نے
 جو کہہ بھی کیا تھا وہی ہوا۔ اہل اور اس کے ساتھیوں کو اس
 دقت میں شکست ہو گئی اور وہ سب ساتھیوں ساتھ دوسرے
 میں داخل ہوئے۔ اہل اور اس کے ساتھی آگے تھے۔ آگے
 چلے میں اہل یا اس کے ساتھیوں نے کڑی دھمکی نہیں کیا۔
 جب وہ دوسرے سے چل کر چھیل کے گنڈے پہنچ گئے تو
 عید کے خانِ افضل سے کہا۔ آپ کے پاسیے بے بنیاد تھے؟
 وہ کہہ نہیں سکتا، کیا تم مجھے چوکہ دے میرے سامنے اگر محمد
 کہے گا؟ ہرگز نہیں اس کے فرشتے بھی اس کی آست نہیں کر سکتے
 اس وقت شکست کے دوران میں یا ابھی میں پہلے ہی تھا آپ
 کر دھوکے سے ٹھکراتا؟
 عید کچھ نہ بولا، پھر سب محول کی طرف آگے بڑھ گئے۔
 عید خانِ افضل ہی کے پیچھے میں کوٹا تھا۔ اس کے علاوہ
 یہاں اس کے دو ساتھی بھی ہوتے تھے۔ بستر و پریش کر
 کافی دور تک بوجھ اُدھر کی کہانیاں پڑھیں ملتے ہوئے اور
 پھر وہ ان کی آنکھیں بند سے بوجھل ہوئے فتنیں تو وہ ہمیں

کھینٹ کر لے سوجائے۔
 آج بھی کہا میں اور ملیوں کا وہ بیل رمل تھا بید کے
 ملیوں اور بیلوں کا پوجنا ہی کیا خان افضل جو شاہ داد
 کی شکرانا تھا۔۔۔ دیکھا جاتا تھا، بے حواسا تجھے بگاڑا تھا۔
 وہ کھانا کھا چکے تھے اب اب افضل کالی کا استدلال تھا۔
 خود ہی دیر بعد باور ہی ایک ٹسے اٹھائے ہوئے اندر
 داخل ہوا۔ اس میں جا رہی تھیں ماضوں نے کالی اور
 افسر مل پر بیٹ گئے، آن کی نہ باقی اب بھی چیل رہی تھیں
 آہستہ آہستہ ان کی آنکھیں نیند کے بارے بچنے لگیں اور وہ
 سب ہٹی سو گئے۔
 جیسے آج بہت تک گیا تھا گھوٹے کی سواکی بھی ابھی
 خامی مشقت ہوئی ہے اور پھر بھی سورت میں تو کھنک کا سال
 ہوتا ہی ہے جب کہ کسی بیکار ڈانٹک کے جانے۔
 جب اس کی آنکھ کھلی تو اندر ہی تھا اور شاہ دینہ اتنے
 ملکی افضل کی تھی جس نے اس کا ہم جگہ کر دیا تھا اس نے
 کرٹ بدلتی جا ہی اور اس طرح ایک طرہ لاسک گیا جیسے
 کسی خلاف میں پٹا بکوا ہو۔ پس یہی اس کے ذہن کو بھگا سا
 تھا اور خود کی بالکل غائب ہو گئی اس نے ہاتھ پھوٹے چاہے
 لیکن ممکن نہ ہوا اور اب معلوم ہوا کہ اس کا ہم تو رستوں سے
 بکلا ہوا ہے پھر اپنے نچے ٹھنڈی اور گردی زمین بھی موس
 ہوئی۔ وہ پیاں کے بستر پر تھیں تھا۔
 یہ کیا مصیبت نازل ہوئی؟ وہ سوچنے لگا آخر وہ
 کہاں ہے؟ وہ کتنی دیر اسی سے سوچا تھا کہ رستوں سے بکلا
 جانے کے باوجود ہی آنکھیں کھلی تھیں۔
 افسر بہت گہرا تھا اس نے جھلکی ہوئی آواز میں ان کی
 کو بکرا۔
 "وہ... تم جاگ رہے ہو و قریب ہی سے آواز آئی اور آواز
 خان افضل ان کی تھی۔
 "یہ کیا مذاق ہے؟ میرے خسیل آواز میں پوچھا۔
 "آواز کو کیا تم ہی رستی سے جڑے ہوئے ہو؟ پوچھا گیا۔
 "ملے۔ مگر کچھ؟" حیدر مراد۔
 "یہی سوال میں ہی تم سے کر سکتا ہوں؟"
 "کیا مطلب؟"
 "میں ہی آزاد ہوں۔ میں کچھ نہیں بڑا لڑکا کھایا... پھلی
 رات کالی بیٹے ہی خود کی لہری ہوئے تھی؟"

[illegible]

تمہی نظروں سے دور رکھیں گا
 کیا مطلب؟
 تم میرے گناہوں کا کفار ہو اس لیے میں بھی چاہتا
 ہوں کہ مجھے ایک ایسے سانپ کی طرح قتل کرو
 تم بکواس کر رہے ہو، اصل صلی پہلا کر چلا۔
 میں میرے بیٹے... تو تم لظروں... لاپتہ ہو گئے۔
 یوں تمہاری ماں ایک پیشہ ور عورت تھی، تمہاری پیدائش
 کے بعد میں نے ہانا تھا کہ وہ حضرت محمدؐ کی زندگی بسر کرے
 لیکن وہ اس سے تیار نہیں ہوئی، میں نے تمہیں اس سے مجبور
 کیا تھا۔
 "تو اس زندہ کرو" مجھے یہاں کے کالافات دے کر دیں۔
 کیا...؟ خان الفضل کی بیوی یہاں تک تھی۔
 پہلا کے کالافات...؟
 "تو یہ کالافات نے ہی برپا کیا تھا... کہنے... کہتے...
 وہ تو تمہیں پہلے ہی کہہ چکے ہو کہ میں تمہارے گناہوں کا کفار
 ہوں، پہلا کے کالافات کا یہاں جو فروغی ہیں، میں نہیں سمجھتا
 منٹ دیتا ہوں اگر تم نے اس کے کالافات کا ہاتھ جھٹلایا
 تو میں تمہارے گناہوں کا کفار ہو کر تم پر ہتھم کی طرح چھاؤں گا۔
 پہلا کے کالافات خان افضل فرمایا: تمہارے عہدے میں
 مجھ سے اس علم کو سیکھیں گے، اگر مجھے پہلے ہی معلوم ہو گیا ہوتا
 کہ یہ کالافات ہی اس سے برپا ہو رہے تو میں اب تک
 کبھی کاغذوں کی زندگی نہ لپٹاؤں گا ہوتا۔
 تم نہیں جانتے تھے؟
 "میں جانتا تھا، وہ نہ اس کی لوبہ ہی نہ آئی۔
 "نہیں جانتے تھے تو پھر اس سرکاری مراسلہ کو
 کیوں بولایا تھا؟
 "میں نہیں جانتا کہ یہ کیوں آیا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارے
 ہی برپا کیے ہوئے ہنگامے کے سلسلے میں آیا ہو۔
 "بیکار باقی نہ رہا کیا تمہاری ہی ایماء پر انتخابات میں
 وہ نمبر نہیں دی تھی؟
 "کون سی خبر...؟
 "یہی کہ بیٹا منطرب، کہیں محمدؐ سے منسوب ہو گئی ہے۔
 "یہ اتنی لوگوں کا کوئی کھیل ہو گا، میں اس کے حلقے میں
 نہیں جاتا، لیکن اگر وہ سچی کہیں محمدؐ سے منسوب ہو سکے تو مجھے
 یہ حد خوشی ہوگی... مگر تم... ذلیل کہتے..."



منسلک انداز

اندھی بلی تو نقشِ کعبہ کی نہیں ملا
دل میں سے لگیا وہ بدلا نہیں ملا
ہم انہیں میں سب کی طرف دیکھتے ہے
اپنی طرح سے کوئی کیا نہیں ملا
آواز کو تو کون بھست کر دودھ کر
خاموشیوں کو وہ نہ لکھا نہیں ملا
قدموں کو شوقِ آبلہ پانی تو مل گیا
لیکن بہ ظفرِ دستِ صحرانہیں ملا
کھال میں بھی نصیب مرنے خود درگی
چاکو قبا کو دستِ زینچا نہیں ملا
مرد و دفا کے دشتِ نور دھوپ کو
تم کو بھی وہ غزال ملا یا نہیں ملا
کچھ ٹھہرے نہ جیت لیا نہ کسی چھٹی ہوئی
مضطرب کشتیوں کو کتنا نا نہیں ملا

اُن کی جو تھوڑا آنکھیں بھی ظاہر کر رہی تھیں۔
فریدی نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا: "مستر مغرب پر غصا
ہونے سے بہتر یہ ہوگا کہ آپ مجھے اصل واقعہ سے آگاہ کیجیے"
"میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ سہو میرا بڑا بڑا دوست تھا
شروع میں ہم دونوں نے بہت معمولی جرمائے سے کام شروع
کیا تھا، پھر آہستہ آہستہ بڑھتے رہے۔ مغرب بھی ہمارے گھر سے
دوستوں میں سے تھا، لیکن اُسے بڑنس سے دلچسپی نہیں تھی
وہ جاگیر دار تھا اور جاگیر دارانہ مزاج بھی رکھتا تھا۔ یہ اُن دنوں
کی بات ہے جب ہم نے کان کنی میں شروع کی تھی۔ سہو کو
خپلے طبقہ کی ایک لڑکی سے شوق ہو گیا۔ اُس نے اُس سے
شادی کر لی۔ جگہ پر کہنا چاہیے کہ پہلے سہو ایک معیت سے
لی مغالہ دارانہ دے تھا جو کہنے سچا مغالہ دارانہ والوں کے معاملے
میں بے حد دہلے واقع ہوا تھا۔ اتنی مخالفت ہوئی کہ اُسے
آبادی گھر چھوڑ کر دوسری جگہ قیام کرنا پڑا۔ اُس کی بیوی ایک
اُسی گھر میں کھل رہی تھی کہ وہ شوہر کے لیے وہاں جلتا رہا۔
سہو نے خاندان والوں سے ملنے کی انتہا کر لی تھی لیکن اُن
کے بغیر وہ رہی نہیں سکتا تھا۔ اُسے اپنے والدین اور سہو
بہنوں سے بے اندازہ محبت تھی وہ خود بھی اسی گھرانے میں تھے
تاکہ اُس کے خاندان والے اُس سے خطا رہے۔
تقریباً ایک سال گزر گیا اُس کی بیوی کی حالت برا رہا
رہی تھی اور وہ ماں بھی بننے والی تھی، پھر ایک بچی کو ہم دے کر
وہ چل نہیں سکا کی حالت ابتر تھی۔ اسی زمانے میں مغرب
کے مل بھی بچی ہوئی۔ یہ دونوں ایک ہی اسپتال میں داخل
تھیں اور سہو مغرب کی بچی مانع ہو گئی۔ سہو اپنی بچی کے لیے
بے حد پریشان تھا اور سہو مغرب اپنی بچی کے منافع ہو جانے
پر بد حال تھیں۔ انھوں نے خود ہی سہو سے استدعا کی کہ وہ
اپنی بچی انھیں دے دے، مگر اُس نے ایک شرط پیش کی کہ یہ
اُسے اپنی بچی شہور کریں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بچی شہور
کر اس کا بڑی دشمن ہو دے اُسے اپنے اعتقاد سے الگ رکھنا
چاہتا تھا۔
بس ہر دم جھگڑا کر دیا کہ سہو کی بیوی اور بچی دونوں
ہی فوت ہو گئیں۔
کچھ دنوں بعد سہو نے سہو کے گھر سے اپنے گھر میں آکر
پہننے لگے۔ اب وہ اُن گھرانے سے کچھ جبر نہ رہا ہو گیا تھا۔
اُس نے شہر میں نہیں کی تاہم آہستہ آہستہ اُس کا دل دنیا سے اُٹھا

"میرا فریدی!"
"اوگھ... اوگھ... اللہ بڑا کار ساز ہے!"
اجمل و شیوں کی دُعا اچھل رہی تھی۔ اُس کے دونوں ہاتھ
تو فریدی نے پکڑ رکھے تھے، مگر وہ بھی ٹھٹھکا تھا۔ اسی
صبر سے کہنے لگے: "اچھا تھا۔"
"ہن کر رہی" فریدی نے ہنسنے لگے۔ "سہو نے کہا: 'سہو! سہو!'
آویں! یہ سہو کی لڑکی میں لگا رہی تھی۔ اُس کا نسل گھر سے ہوا تھا۔
سہو کا لڑکوں والا تھا۔ سہو مغرب کی لڑکی لگتا تھا کہ اُسے
علوم ہوتا کہ وہ خاں سہو کا بیٹا ہے تو شاید وہ بھی اُس کا
حوالہ نہ کرتی۔"
"میں نہیں سمجھتا ہوں ہونے کا۔ اہل سنت میں کہنا
"کون... خاں افضل نے کہا: 'مغرب کے لیے مجھے معلوم
نہیں ہے اُسے اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گا۔ کھول دو...'
کہنے لگے۔ "فریدی نے جواب نہیں دیا۔
"تم تو سہو سے وہاں آکر آجنا۔ یہاں ہی رہنا۔ ہمارے ہاؤس
گھر تم نے میلہ کے باب کو مار دیا تھا۔"
"میری فکر نہ کرو۔" فریدی خاں افضل سے حرج نہ کر لیا
تھا جیسے کہی ہے۔ آویں کے کانوں تک اپنی آواز پہنچا رہا تھا
جو کہ اُس کی لڑکی کے بے ہوشی میں بھی میلہ کی ہنگامے کو اُس سے
خوشی منظر کر رہی تھی۔
"تم پاگل ہو گئے ہو یا پالا میں ان لوگوں کو کس طرح دیکھیں
دماغ کو کما پنا دہنی خاں کو کہنے پر اسی گھر میں سے
باندھ کر ایک طرف ڈال دیا ہے۔"
"اور جو گھر پالانے کا قصور کیا تھا وہاں سے اُسے
کر رہا تھا۔
"تم ہی پاگل ہو گئے ہو یا پالا میں اُن لوگوں کو... اہل...
"اہل... اہل..."
"اب تم نے ہی خوش کیا ہے۔ دونوں پالانے کا قصور ہے
خوش ہو کر گیا۔
اتنے میں فریدی نے سہو کی آواز میں آئیں اور دوسرے ہی
طے میں دوسرے کا شہر میں سے میں داخل ہوئے۔ فریدی نے
اجمل کو اُن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: "سہو کا لڑکا وہ..."
فریدی نے خاں افضل اور سہو مغرب فریدی کے ڈانٹ
کو نہیں دیکھا۔ سہو کہہ رہے تھے: "خاں افضل نے مجھ سے
مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

"لوگھے تم کو نہیں پرستے، وہ جیسے خرم آئی چاہیے۔ وہ
گلاب کی پگھڑی ہے وہم تو جسے برتے۔ مگر لڑکی کو اُس کا
اُس کی دولت پر ہاتھ نہ رکھنے کی فکر میں ہو۔"
"کتنی کے بچے وہ میری بیٹی ہے!"
"کتنی کے بچے کے باپ... ہا ہا ہا! اہل بے حیا! اشا
جس پڑا پھر سہو کی بیٹی کے بولا یہ صرف دس منٹ اور
وہ مرنے میں۔ اُس کے بعد... میں تمہاری بیویاں تو جی ڈالوں گا۔"
"تم مجھے اسی طرح بہاں کھین لائے ہو؟" فریدی نے
"نہ کر رہی۔ بولا: "خو بہر حال کہ خود پچاسی کے گتے پر پڑا
جھاڑوں۔"
"اجمل کیوں شامت آئی ہے؟" خاں افضل نے کہا۔
"اُسے تم اس گھر میں کے گتے کی پروا نہ کرو۔"
"میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے کھول دو... وہ... حید
نے کچھ کہنا چاہا، لیکن خاں افضل بول نہ پڑا۔
"اُسے ہی منٹ گرنے لگے ہیں یا نہیں؟"
"میں نہیں جانتا۔ سہو کا گھر وہاں لگا ہے۔"
"شروع کر دو جو کچھ بھی کرنا ہے۔"
"وہاں وہاں کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا حید
تسے دے لگا پھر نہ دیکھ سکا کیونکہ درمیان میں اہل حال تھا۔
"کیوں کیا ہے؟" اہل نے اُسے دے سے خپلے لیے میں
پوچھا اور پھر ایک ایک اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اُن
والا پھر سے پھٹکی ہوئی فیلٹ ہیٹ کو اوپر کھینچا رہا تھا اُس
کا پیرہ نظر آتے ہی ہینک ہاتھیں کھل گئیں۔ اُس نے آہستہ
سے اپنے ہنسنے لگے۔ پیر کوڑے اور پوری قوت سے اہل
کی کمر پر دو تھپ چڑھ دی جو اُس کی طرف پشت کے ہونے لگا
اُسے ملے کہ کھنکھاتا تھا۔
"اہل کر کے ملے پر جا پڑا دوسری طرف سے اُس
کے چہرے پر گھونسا پڑا اور وہ سنبھلنے کی کوشش کرتا ہوا فرش
پر پڑ پڑ گیا۔
"اوپر... اوپر... وہاں وہاں! خاں افضل بیٹھا۔
اجمل پھر چھٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اُس بار اُس نے پوری
قوت سے ملے لگا۔ لیکن اُسے دے نے اُس کی دونوں کانٹیاں
پکڑیں اور دیکھتا ہوا وہاں کی طرف نہ جانے لگا۔
"یہ کون ہے؟" یہ کون ہے؟ خاں افضل نے حید سے
مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

”کیونکہ محمد پر کسی نے قتل کیا تھا۔“
 مجھے علم نہیں ہے، میرے کسی ساتھی نے بھی اس کا تذکرہ
 نہیں کیا۔ لہذا وہاں جمل ہی کے کسی آدمی کی حرکت ہوئی، بہات
 دراصل یہ ہے کہ بیلا کی حفاظت کے لیے میرے آدمی ہر
 وقت عمارت کے آس پاس گولہ دھرتے تھے۔“

اور غالباً... وہ دلاوری اہل بی کا آدمی تھا۔
 دلاور... اہل بی کا غنہ... دلاور اہل بی کا غلام
 بیہ دام تھا۔

غیر... سلطان افضل مجھے ہسوں ہے کہ کہیں کو ستمیں
ہاں میں آپ کا یہی ہاتھ تھا، اس لیے ہو سکتا ہے کہ آپ
ابھی عدالتی کارروائیوں کے شکار ہو جائیں گے۔

”ارے! اس کی فکر میں ہے، مہمان افضل شکر اگر اہل اللہ
 یہ سب کچھ دیکھیں تو حسی میل فوں گا، میری آپ تو محفوظ ہو گئی
 مگر ان آپ آخر شکر اسی جگہ کیسے رہی مئے سے اہل
 مجھے اور کہیں جلد کو لے جایا گیا تھا۔“

”میں غافل تھوں تھا“ فریسی نے کہا ”محمد کو اسی لیے آپ لوگوں میں بوجھا تھا کہ اس کے ساتھ آپ کو اسلٹا“

سے تو ہتھکڑیاں ڈال ہی دیں تو جرم کے قاضیوں میں... اور
سب سے مطرب ایسے انہوں نے کہ ان کیوں سے آپ کو بڑی
تخلیف پہنچی ہوگی؟ انہوں نے انہوں نے شائع کرائی تھیں
اس کا مقصد یہی تھا کہ جرم کھل کر سامنے آ جائے؟

اور مجھے بھی انہوں نے اس بد مزاجی کا مقابلہ
کے ساتھ کرتے ہوئے کہا۔

ہمیں کہتا تھا کہ میں اس کے ساتھ رہتا ہوں۔ اگر یہ سچ ہے تو کیا ہوا ہے؟
خان فضل نے کہا: مجھے کچھ نہیں جانتا۔ یہ سب کچھ ہے۔
فرمان: یہ سب کچھ ہے۔ وہ کچھ اور کچھ کہہ رہا ہے۔

شیخ محمد کپلانہ صاحب نے جو یہ کتاب لکھی ہے اس میں ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

مولاؑ جو باؤں جیسے ذیل الیم اسے ہوتا ہے اور پھر اسی میری
سوی کیا ہے اگر شادی ہو مٹی تو اولاد اسے میری آؤ بگلت

میں نے کہا: "اے... لونی جاؤ، بھگت کہنا بھی پسند نہیں
کرتا۔"

مکتبہ جلیلہ میں اس وقت جو میری کتابیں تھیں ان میں سے ایک کتاب تھی جس کا نام تھا "The Life of the Prophet"۔ اس کتاب کو میں نے اپنے دوستوں کو دیا تھا۔ اس کتاب کو میں نے اپنے دوستوں کو دیا تھا۔ اس کتاب کو میں نے اپنے دوستوں کو دیا تھا۔

مفسر... فریدی کچھ سوچنا ہوا **الہام** کہ آپ نے اتنی
 دان داری سے کام لیا تھا تو اہل جہل کو اس کا علم کیسے ہوا ہوگا؟
 ہو سکتا ہے اس نے بھی آپ کو یہی انداز میرے مشیر
 تانوی کی گفتگو سننے کی کوشش کی ہو وہ کسی ملازم کی طرح
 چالاک ہے۔ مگر کہیں آپ ایک ایک جھوٹک کیسے
 پہنچ گئے تھے؟ ظاہر ہے کہ مسز مطرب نے بھی میرے متعلق
 آپ کو کچھ د بتایا ہوگا؟

اجمل سے ایک ملاقات مرزا یحییٰ خانی سے ہوئی۔ آپ کا سفید
کافل والا تھا۔ اس کے ایک گڑھے کے ساتھ مرزا صاحب کے
گھر تک چلا آیا تھا۔ اگر مرزا صاحب کو علم ہوتا کہ وہ کتاب

[illegible]

اس آسم کا اور کئی کئی نام ہیں۔ اہل نے کئی قسم کے حبال
بجھائے تھے، لیکن خود شاہد مسٹر مطرب نے یہ سہرا اٹھا لیا۔

اُس کے گم گمے شہر کے مختلف حصے آدمیوں کے حوالوں سے ان سے ملتے رہتے تھے۔ انجیل کا خیال خدا کا یہ مسطرہ ان جنگجوؤں سے اُن کی گم گم سے کامیاب رہنے

پھر صوبہ کے لوگ اس کی طرف سے اس کا ہوا ہے
یہ محض سبکیاں تھیں۔ لہذا اگر وہ مہاراجہ اہل ہی کا پوتہ تو کیا
کچھ نہیں؟ کسی بڑے آدمی کے نام پر مندر مطرب تیار ہی ہو

حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس کلمے کی اہمیت کا علم نہیں تھا۔ اس لیے میرے پاس لکھ کر رکھ دیا تھا، اور نہ کسی کو

اور میری درخواست پر اس نے اضافہ کر دیا کہ "شرعی مسائل پر"۔

”وہ غریب میرا ایک وفادار ساتھی تھا، جیسے ایمل یا
 اس کے کسی آدمی نے صحت کے گھاٹ اُتار دیا تھا۔“

موجود ہے تو اس کی موت کے بعد انھیں ایک جہ بھی نہیں ملے گا بلکہ وہ اوجیت نامہ سال کے حق میں موجود ہی ہے۔
 رشتہ داروں سے متعلق نیستیت کا مطلب یہی ہے کہ
 اگر وہ ملک و گھر کے میں رہیں حتیٰ کہ بیابان ہو جائے۔
 رشتہ دار ہو جائے یا ملک بھی اس کی طرف متعلق ہو جائے گی
 ... اور یہ کوئی اس کے حق کو پہنچنے تک کے ملک الیہ اگر باطن
 ہونے سے پہلے ہی کسی شے دار کو اس کی روح کا علم ہو
 گئی تو وہ اسے اپنی دولت میں لے لے گا اسباب ہو جائے
 ہو پھر جو ملک اس کے پاس کو موجود ہے کہ وہ اسے
 کس چیز میں گئے۔

کرمیلا یا مرغ ہوئی ہے، ہر فردی نے پوچھا۔
 صرف چھ ماہ اور باقی ہیں اور میں ہی پھر ماہ کسی نہ
 کسی طرح نکال چاہتا ہوں۔
 سجاد رند ہے؟

”تمہیں حالِ غم سے مومئیں و لہند کے ایک لی لی سفا اور ہم
میں اس کا انتقال ہو گیا، لیکن میں نے اس خبر کو دیا یا ایسا تھا۔“

اب تک اُس کے اعتراف کو مستحضرہ رقومات و جہاز رہے ہوں اور
اُس وقت تک نہیں گھاؤ جب تک کہ سیدنا باغ نہ ہو جائے
یا نہ ہو جائے پھر وہ اپنی رہنمائی کی ختم ہوگی۔ ایسی بات کہ

محبی عزت کی دلالت میں نہیں دیا جا سکتا کہ اس کی نسبت انسانی
چاہتا ہوں کہ وہ اپنے لائق اس قدر غریبوں سے خود بہت
اور کے کمال ہوں۔ یہ نہیں تھا کہ اس کی نسبت کا اعلان کر کے

وہ میرا دوست نامہ لکھا تو اس میں لکھا کہ میں چاہتا ہوں
وہ میرا دوست نامہ لکھا تو اس میں لکھا کہ میں چاہتا ہوں
میں اس کے دوست نامہ لکھا تو اس میں لکھا کہ میں چاہتا ہوں

اُس کی لڑکی ہے۔ فریدی نے پوچھا خان الفضل نے ایک
 عیوب سامس لی اور ہم طلب نیکوں سے سترہ مقرر کی طرف
 بھجوا دیا۔

”مجھے غلط فہمی ہوئی تھی کہ ان اہم ترین مغرب بھارتی ہوں
آواز میں بیل بیٹن جیسی نئی، شاید تجاری نیت میں نمود آ
ہو، اس لیے اس کے بارے میں کچھ سوچ کر دیکھ لیا کہ

کیا ہے اور اب ہم اس شخص سے پوچھتے ہیں اس پر یوں اس کی املاک پر
تجسس کر لو گے۔ اسی لیے میں نے ان کا عقائد کی نسبت پانچ
الکے بنا دیئے ہیں۔ کہ وہ سب سداستقامت کی شکل ثابت ہو

ہوتا گیا اور وہ بزنس سے بھی الگ تھلک رہنے لگا۔۔۔ لیکن
میں نے بھی اسے مجبور نہیں کیا کہ وہ میرا ہاتھ بٹائے۔ میں نے
بزنس کو وسعت دی اور ہر نئے کام میں اس کا برابر کا حصہ
رکھا۔ وہ بھی حساب کتاب بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔ نہ کسی پر دیکھتا
تھا کہ میں نے کتنی رقم اور کس شے سے اس کے نئی اکاؤنٹ میں
جمع کر رہا ہے۔ غرضیکہ اسے کسی بات سے بھی غرض نہیں تھی ایک
دن میں نے اسے اس دیکھا، وجہ پوچھی تو اسے گرا، لیکن پھر
بے حد اصرار پر بتایا کہ میں کسی نے اسے نہ ہر دینے کی کوشش
کی تھی۔ وہ روز بروز رات کو دودھ استعمال کرتا تھا جو اسے
خواب گاہ میں رکھا ہوا ملتا تھا۔ اس رات اتفاق سے دودھ
کا گلاس اس کے ہاتھ سے پھوٹ گیا۔ دودھ غرض پر پھیلا گیا۔
جبکہ اس وقت گھر کی پانچویں بجی خواب گاہ میں گھس آئی اور
وہ زمین پر پھیلا ہوا دودھ دیکھ جانے لگی۔ سبب اسے دیکھا کہ جلی
وہیں غریب کر سہا رہی ہو گئی ہو گئی ہو گئی ہو گئی ہو گئی ہو گئی ہو گئی
دودھ ہائی تھا سبب اسے شیشی میں محفوظ کر لیا غرض یہ واقعہ
کہ شیشی کے ٹکڑے پئے اور ہائی کی لاش کو ایک تھیلے میں
ڈال کر دھوپ تک آیا۔۔۔ پھر اس نے دوسری صبح تدفین کر دیا
سے کہہ دیا کہ تھیلی رات گلاس گر جانے کی وجہ سے دودھ
ضائع ہو گیا تھا۔

اُس نے اُس فتنہ کا کھمباتی جھنڈہ کر لیا جو شیعہ شری پر
موقوف کر دیا تھا۔ اُس میں ایک خطرناک قسم کے زہری آئینہ قی
تاریت ہوئی، انکی اُس نے میرے علاوہ کو کسی سے اس کا

تذکرہ شمس لکھا، اس کے بعد سے وہ اور زیادہ بیزار نظر آئے
لنگڑا تو ایک دن اس نے ایک وصیت نامہ لکھنے کے حق
پر اصرار کیا، جس کے تحت وہ سن ۱۸۷۸ء میں فوت ہو گیا۔

اس ملک پر قابض ہو جائے گا۔ یہ وقت نامہ ہند کے مشیر قاضی
پاس محفوظ ہے۔ اسی کے علاوہ ایک وقت نامہ اور مرزا
نور علی صاحب کے ہاتھ میں ایک وقت نامہ محفوظ ہے۔

اس کے بعض نسخے دہلی کو محدود رقومات ملتی رہیں گے۔

بھی ہوا کہ نہت کلاس کی زندگی میں سے ان کی دلچسپی کو بھلا کر
محفوظ رہتے ملتی رہیں گی۔ اور صحت کے بعد اس
وہمیت نامے بطریق محفوظ و جوانی کا سلسلہ ختم

ایسا کہ کجا جو کہتے دار ملاک ہی ہوا کہا میں ہے۔
ملاک کے، ایسے اگر اس کے علاوہ کوئی اور حیثیت نہ
ہے